DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 932

DATED 22-10-2026.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202549-9201615-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 22.10.2026

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	ملک وقوم کی تعمیر وترقی میں جدید انفراسٹرکچر کا کلیدی کردار ہے، گورنر	جنگ ودیگر اخبارات
02	بلوچستان کو انتظامی اکائیوں اور وسائل کی ضرورت نئے صوبوں اور گورننس ماڈل پر قومی مکالمہ پارلیمنٹ میں ہونا چاہئے، سرفراز بگٹی	جنگ ودیگر اخبارات
03	عوام کی جان ومال کا تحفظ اولین ترجیح ہے، میر ضیاء لانگو	جنگ ودیگر اخبارات
04	وفاقی منصوبے انتہائی اہمیت کے حامل رہیں، میر سلیم احمد کھوسہ	جنگ ودیگر اخبارات
05	سیاست یا کرسی نہیں عوام کی خدمت مقصد ہے، میر عاصم کرد گیلو	مشرق ودیگر اخبارات
06	صوبے میں اقلیتی برادری عدم تحفظ کا شکار ہو چکی ہے، سنجے کمار	مشرق ودیگر اخبارات
07	عوام کے بنیادی مسائل کا حل اولین ترجیح ہے، فیصل جمالی	مشرق ودیگر اخبارات
08	تین سال بعد بلوچستان کے تمام ماحولیاتی نمونے پولیو سے پاک، چیف سیکرٹری	جنگ ودیگر اخبارات
09	معاشی ترقی کیلئے حکومت اور نجی شعبے کا اشتراک ناگزیر ہے، بلال کاکڑ	جنگ ودیگر اخبارات
10	بلوچستان بینک اور آسان کاروبار ایکٹ کی منظوری اہم ہے، ایس ایم تنویر	جنگ ودیگر اخبارات
11	بلوچستان اسمبلی، سرداری نظام کے خاتمے کی قرارداد آج پیش کی جائے گی	جنگ ودیگر اخبارات
12	بلوچستان میں 58 لاکھ 13 ہزار 241 رجسٹرڈ ووٹرز تازہ اعدادوشمار جاری	جنگ ودیگر اخبارات
13	لاہور میں بلوچستان اکنامک اینڈ انویسٹمنٹ فورم 2026 کا انعقاد	جنگ ودیگر اخبارات
14	گوادر پاک چین مشترکہ منصوبے کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا	جنگ ودیگر اخبارات
15	بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس آج ہوگا	جنگ ودیگر اخبارات
16	بلوچستان کے مسائل پر آواز اٹھانا سیاسی جماعتوں کا حق ہے، مولانا ہدایت الرحمٰن	جنگ ودیگر اخبارات
17	صوبائی صدر کے خلاف جھوٹے مقدمات اور گرفتاری سازش ہے، اے این پی	جنگ ودیگر اخبارات
18	نیوٹیک کی کارکردگی غیر تسلی بخش فنی تعلیم پر خصوصی توجہ کی ضرورت، نیشنل پارٹی	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

خضدار چوروں نے متعدد گھروں کا صفایا کر دیا، قلات نامعلوم شخص کی گولی لگی لاش برآمد، مغربی بائی پاس پر مشتعل افراد نے مشینری کو آگ لگادی، جھل مگسی مسلح افراد نے سرکاری ملازم کو اغواء کرلیا، خضدار چالیس سے زائد مغوی مزدور بازیاب ہوگئے۔

عوامی مسائل:

کوئٹہ کلی شیخان سکول وایلیمنٹری کالج کا ٹیوب ویل چھ ماہ سے خراب، سردی شروع ہوتے ہی کوئٹہ میں لوڈشیڈنگ بڑھ گئی، شہری شدید مشکلات کا شکار، سرکاری گندم کا ذخیرہ ختم آٹے کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں، حب فلور ملز کو گندم کی عدم فراہمی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 22.10.2026

اداریہ:

روزنامہ میزان کوئٹہ نے **" عوام کے ٹیکس سے حاصل وسائل کی ایک ایک پائی قومی امانت!! "** کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ اصلاحات وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ صوبے میں گورنس کے نظام کو مئوثر بنانے، سرکاری وسائل کے بہتر استعمال اور عوام کو معیاری خدمات کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے تمام سرکاری محکموں کی تنظیم نو اور اصلاح ناگزیر ہیں۔ حکومت سرکاری محکموں کے اخراجات میں غیرضروری اضافے کو روکنے اور انتظامی ڈھانچے کو عوامی ضروریات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سیکرٹریز کمیٹی کے جائزہ اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں متعدد محکموں کی کارکردگی رپورٹس پیش کی گئیں جبکہ سرکاری محکموں کے انتظامی ڈھانچے، انفرادی توت، غیرترقیاتی اخراجات اور عوامی خدمات کی فراہمی کا جائزہ لیا گیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے مختلف محکموں میں غیرضروری بھرتیوں اور غیرترقیاتی اخراجات میں اضافے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے ٹیکس سے حاصل ہونیوالے وسائل کی ایک ایک پائی قومی امانت ہے اور ان وسائل کا ضیاع کسی صورت برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ یہ وسائل عام غریب بلوچستانی کی امانت ہیں جو سردی میں ٹھٹھرتا اور گرمی میں جھلتا ہے۔ سرکاری محکموں کے اخراجات کا بنیادی مقصد عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کے دستیاب وسائل کا بڑا حصہ غیرترقیاتی اخراجات کی نذر ہو رہا ہے اور اس کے باوجود عوام کو مطلوبہ معیار کی خدمات فراہم نہیں کی جارہیں۔

اداریے :

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے **" بلوچستان سمیت ملک بھر میں بد عنوانی اور کرپشن کا راج ، بلوچستان محکمہ کھیل میں بھرتیوں پر سوال ،محکموں سے کالی بھیڑوں کو نکالنے کی ضرورت "** کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ میزان کوئٹہ نے **" بلوچستان میں بھنگ کی کاشت کے خاتمے کیلئے انسداد بھنگ مہم کا شیڈول !! "** کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1 Dated: 22 OCT 2026 Page No. 1

ترقیاتی منصوبوں میں شفافیت اور معیار یقینی بنایا جائے، گورنر

صوبائی وزیر مواصلات میر سلیم احمد کھوسہ سے گفتگو، منصوبہ بندی اور وسائل کے موثر استعمال پر تبادلہ خیال

کوئٹہ (خ ن) گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل سے صوبائی وزیر برائے کمیونیکیشن اینڈ ورکس اور پاکستان مسلم لیگ ن کے پارلیمانی لیڈر میر سلیم احمد کھوسہ نے ملاقات کی جس میں صوبے میں انفراسٹرکچر کی ترقی، تعمیراتی منصوبوں کی موثر منصوبہ بندی اور دستیاب وسائل کے دانشمندانہ استعمال سے متعلق امور و معاملات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ گورنر نے اس موقع پر کہا کہ ملک وقوم کی تعمیر وترقی میں مضبوط، پائیدار اور جدید انفراسٹرکچر کا کلیدی کردار ہے۔ سڑکوں، پلوں اور دیگر بنیادی سہولیات کی معیاری تعمیر نہ صرف عوام کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرتی ہے بلکہ تجارتی سرگرمیوں، معاشی ترقی اور دور دراز علاقوں کو بڑے شہروں سے مربوط کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

MASHRIQ QUETTA

ملک وقوم کی تعمیر وترقی میں جدید انفراسٹرکچر کا کلیدی کردار ہے گورنر

ترقیاتی منصوبوں کی منصوبہ بندی کرتے وقت طویل المدتی ضروریات کو مدنظر رکھنا ناگزیر ہے تاکہ پائیدار ترقی کو یقینی بنایا جاسکے

ترقیاتی منصوبوں کے انتخاب میں عوامی ضروریات، معاشی افادیت اور طویل المدتی فوائد کو بنیادی اہمیت دی جائے، جعفرمندوخیل

کوئٹہ (آن لائن) گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل سے صوبائی وزیر برائے کمیونیکیشن اینڈ ورکس اور پاکستان مسلم لیگ ن کے پارلیمانی لیڈر میر سلیم احمد کھوسہ نے ملاقات کی جس میں صوبے میں انفراسٹرکچر......... بقیہ 14 صفحہ نمبر 7 پر

کی ترقی، تعمیراتی منصوبوں کی موثر منصوبہ بندی اور دستیاب وسائل کے دانشمندانہ استعمال سے متعلق امور و معاملات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل نے اس موقع پر کہا کہ ملک وقوم کی تعمیر وترقی میں مضبوط، پائیدار اور جدید انفراسٹرکچر کا کلیدی کردار ہے۔ سڑکوں، پلوں اور دیگر بنیادی سہولیات کی معیاری تعمیر نہ صرف عوام کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرتی ہے بلکہ تجارتی سرگرمیوں، معاشی ترقی اور دور دراز علاقوں کو بڑے شہروں سے مربوط کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

CamScanner

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد 55 جمعرات 10 رجمادی الاوّل 1448ھ 22 راکتوبر 2026ء نمبر 289

"ہمیں دیکھنا ہوگا کہیں انتظامی اکائیوں کی موجودہ تقسیم ہی ایسی مشکلات کا سبب تو نہیں بن رہی جن کی وجہ سے ایک نظام کو ناکام تصور کیا جارہا ہے"

نئے صوبوں اور گورننس ماڈل پر قومی مکالمہ پارلیمنٹ میں ہونا چاہئے

سرفراز بگٹی

بلوچستان کو انتظامی اکائیوں اور وسائل کی ضرورت

این ایف سی میں صرف آبادی نہیں جغرافیائی وسعت کو بھی مدنظر رکھا جائے' انتظامی اصلاحات کو زمینی حقائق کے تناظر میں دیکھنا ہوگا' وزیر اعلیٰ کا اسلام آباد کے قومی مباحثے میں اظہار خیال

اسلام آباد (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے، اس لیے ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے قیام اور موجودہ گورننس ماڈلز کا سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اس معاملے پر قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند ہے، تاہم ضروری ہے کہ اس بحث کو سیمینارز اور ہوٹلوں تک محدود رکھنے کی بجائے پارلیمنٹ میں لے جایا جائے اور اس حوالے سے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے صنوبر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پاکستان کی انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کئی ماہ سے پاکستان میں گورننس کے موجودہ ماڈلز کی تشکیل نو یا انہیں برقرار رکھنے کے حوالے سے بحث جاری ہے جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ اس قومی مکالمے میں یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ ویسٹ منسٹر طرز جمہوریت کس حد تک عوام کو مطلوبہ نتائج فراہم کر رہی ہے اور آیا انتظامی تقسیم اور رقبے کی موجودہ ترتیب ہی عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کہیں انتظامی اکائیوں کی موجودہ تقسیم ہی ایسی مشکلات کا سبب تو نہیں بن رہی جن کی وجہ سے ایک نظام کو ناکام تصور کیا جا رہا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان اور ملک کے دیگر حصوں کے درمیان جغرافیائی وسعت کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سے آنے والے ان کے دوست اور ساتھی جب واہگہ بارڈر سے سفر شروع کر کے راجن پور کے قریب شاہوالی پہنچتے ہیں تو پنجاب کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے، اور اس سفر میں تقریباً چھ سے سات گھنٹے لگتے ہیں۔ اس کے برعکس بلوچستان کے کسی ایک ضلع کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کرنے میں بھی دس گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ یہ فرق صوبے کے جغرافیائی پھیلاؤ اور انتظامی ضروریات کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو اسی زمینی حقیقت کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس نوعیت کی اصلاحات کے لیے سب سے پہلے سیاسی اتفاق رائے ضروری ہے۔

صحت کی سہولیات عوام کی دہلیز تک پہنچا رہے ہیں' وزیر اعلیٰ بگٹی

صحت دہلیز ایپ کی فعالیت کے پہلے روز 791 شہریوں نے مفت مشاورت کی' ایکس پیغام

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو گھر بیٹھے مفت طبی مشاورت کی سہولت فراہم کرنے کے لیے جدید ڈیجیٹل ایپلی کیشن "صحت دہلیز" متعارف کروادی ہے، جس کے ذریعے شہری 24 گھنٹے، سال کے 365 دن تجربہ کار ماہرین سے مفت مشاورت حاصل کر سکیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے ایکس پر اپنے پیغام میں کہا کہ صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانا حکومت بلوچستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایپ کی فعالیت کے پہلے ہی روز 791 ٹیلی میڈیسن کالز کے ذریعے شہریوں کو تجربہ کار ڈاکٹروں نے مفت طبی مشاورت فراہم کی، جو اس سہولت کی افادیت اور عوامی ضرورت کا واضح اظہار ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کے وسیع رقبے، دور افتادہ آبادیوں اور بعض علاقوں میں طبی سہولیات تک رسائی کے مسائل کے پیش نظر جدید ڈیجیٹل ذرائع سے صحت کی خدمات کی فراہمی اہمیت رکھتی ہے۔

CamScanner

Daily MASHRIQ QUETTA
اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)
روزنامہ مشرق کوئٹہ
چیف ایڈیٹر یکٹو: سید ممتاز احمد
جلد 55 | جمعرات 10 جمادی الاول 1448ھ 22 اکتوبر 2026ء، صفحات 08 | شمارہ 101
رجسٹرڈ BC-m-1 | Email. mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345, 081-2827344 | قیمت 40 روپے

بلوچستان کو مزید انتظامی یونٹس، موثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے، میر سرفراز بگٹی

این ایف سی کے تحت وسائل کی تقسیم میں آبادی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے تاہم انتظامی ضروریات، جغرافیائی وسعت اور عوام تک خدمات کی رسائی جیسے عوامل کو بھی مناسب اہمیت ملنی چاہیے

بلوچستان سے منتخب ہونے والے ارکان قومی اسمبلی کی تعداد گوجرانوالہ، لاہور اور فیصل آباد کی نمائندگی سے بھی کم ہے، مرکزی سیاسی جماعتیں بلوچستان کے مسائل کو زیادہ سنجیدگی سے سمجھیں

صوبے کی انتظامی اور ترقیاتی ضروریات کو قومی پالیسی سازی میں مناسب مقام دینا وقت کی اہم ضرورت ہے، انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں اظہار خیال

اسلام آباد (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے، اس لیے ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے قیام اور موجودہ گورننس ماڈلز کا سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند ہے، تاہم ضروری ہے کہ اس بحث کو سیمینارز اور ہوٹلوں تک محدود رکھنے کے بجائے پارلیمنٹ میں لے جایا جائے اور اس حوالے سے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے صنوبر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پاکستان کی انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ کئی ماہ سے پاکستان میں گورننس کے موجودہ ماڈل کی تشکیل نو یا انہیں برقرار رکھنے کے حوالے سے بحث جاری ہے، جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ اس قومی مکالمے میں یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ ویسٹ منسٹر طرز جمہوریت کس حد تک عوام کو مطلوبہ نتائج فراہم کر پا رہی ہے اور آیا انتظامی تقسیم اور رقبے کی موجودہ ترتیب بھی عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی میں رکاوٹ بن رہی ہے.........

بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 پر

عوام کو طبی سہولیات دہلیز تک پہنچانا حکومت کی ترجیح، وزیراعلیٰ

صوبائی حکومت نے جدید ڈیجیٹل ایپ صحت دہلیز متعارف کرا دی

دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو گھر بیٹھے طبی مشاورت کر سکتے ہیں

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو گھر بیٹھے مفت طبی مشاورت کی سہولت فراہم کرنے کے لیے جدید ڈیجیٹل ایپلی کیشن "صحت دہلیز" متعارف کروادی ہے، جس کے.........

بقیہ 35 صفحہ نمبر 7 پر

ذریعے شہری 24 گھنٹے، سال کے 365 دن تجربہ کار طبی ماہرین سے مفت مشاورت حاصل کر سکیں گے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانا حکومت بلوچستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔

۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کہیں انتظامی اکائیوں کی موجودہ تقسیم ہی ایسی مشکلات کا سبب تو نہیں بن رہی جن کی وجہ سے ایک نظام کو ناکام تصور کیا جا رہا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان اور ملک کے دیگر حصوں کے درمیان جغرافیائی وسعت کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سے آنے والے ان کے دوست اور ساتھی جب واہگہ بارڈر سے سفر شروع کر کے راجن پور کے قریب شاہوالی پہنچتے ہیں تو پنجاب کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے، اور اس سفر میں تقریباً چھ سے سات گھنٹے لگتے ہیں۔ اس کے برعکس بلوچستان کے کسی ایک ضلع کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کرنے میں بھی دس گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ یہ فرق صوبے کے جغرافیائی پھیلاؤ اور انتظامی ضروریات کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو اسی زمینی حقیقت کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اس نوعیت کی اصلاحات کے لیے سب سے پہلے سیاسی اتفاق رائے ضروری ہے۔ قومی مباحثے اور سیمینارز اس سمت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، لیکن ان کی حقیقی افادیت اسی وقت سامنے آئے گی جب یہ بحث پارلیمنٹ تک پہنچے گی اور سیاسی جماعتیں مل بیٹھ کر قابل عمل حل پر اتفاق کریں گی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ بلوچستان کو نہ صرف مزید صوبوں یا انتظامی اکائیوں کی ضرورت ہے بلکہ موجودہ صوبائی انتظامی ڈھانچے کو بھی عوامی ضروریات کے مطابق مؤثر بنانا ناگزیر ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے اپنے دور وزارت داخلہ کے ایک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ خضدار کے دور دراز علاقے سارونہ کے قریب ایک مزار پر خودکش حملہ ہوا تھا جس میں متعدد بے گناہ افراد جاں بحق ہوئے۔ اس واقعے کے بعد لاہور یا اسلام آباد میں موجود ایک اینکر پرسن نے ان سے رابطہ کر کے دریافت کیا کہ ڈپٹی کمشنر ابھی تک جائے وقوعہ پر کیوں نہیں پہنچے۔ وزیراعلیٰ نے بتایا کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو ضلعی ہیڈکوارٹر سے جائے وقوعہ تک پہنچنے میں تقریباً نو گھنٹے درکار تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب ایک انتظامی افسر کو اپنے ہی ضلع کے اندر کسی ہنگامی صورتحال پر ردعمل دینے کے لیے نو گھنٹے سفر کرنا پڑے تو اس سے انتظامی ڈھانچے اور جغرافیائی فاصلے کے درمیان موجود بنیادی مسئلے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے تحت وسائل کی تقسیم میں آبادی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے، تاہم انتظامی ضروریات، جغرافیائی وسعت اور عوام تک خدمات کی رسائی جیسے عوامل کو بھی مناسب اہمیت ملنی چاہیے۔ وزیراعلیٰ نے بتایا کہ جب انہوں نے صوبائی حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو بلوچستان میں ڈویژنز کی تعداد آٹھ تھی، جسے بڑھا کر بارہ کر دیا گیا ہے، جبکہ اضلاع کی تعداد تقریباً 36 سے بڑھا کر 41 کی گئی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد بڑے اضلاع کو چھوٹی انتظامی اکائیوں میں تقسیم کر کے انتظامی امور کو آسان بنانا اور عوام کو سرکاری خدمات تک بہتر رسائی فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اپنے انتظامی اختیارات کے تحت ممکنہ اقدامات کیے ہیں، تاہم آئینی ترامیم اور دیگر بڑے فیصلوں کے لیے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے درکار ہوگا۔ بلدیاتی نظام کے حوالے سے وزیراعلیٰ نے کہا کہ وسائل کی کمی اپنی جگہ ایک اہم مسئلہ ہے، لیکن بلوچستان میں اس وقت بلدیاتی نظام موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے علم کے مطابق بلوچستان ان چند صوبوں میں شامل ہے جہاں بلدیاتی نظام فعال ہے، تاہم اس حوالے سے انہوں نے اپنے بیان میں حتمی دعویٰ کرنے کے بجائے وضاحت کی کہ انہیں دیگر صوبوں کی موجودہ صورتحال کا مکمل اندازہ نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بلوچستان میں بلدیاتی اداروں کی موجودہ مدت 8 فروری کو مکمل ہو رہی ہے اور صوبائی حکومت پہلے ہی الیکشن کمیشن آف پاکستان کو خط لکھ کر درخواست کر چکی ہے کہ بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے لیے فوری طور پر تاریخ دی جائے تاکہ جمہوری عمل کو تسلسل کے ساتھ آگے بڑھایا جا سکے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے قومی سیاست میں بلوچستان کی نمائندگی اور مرکزی سیاسی جماعتوں کی توجہ کے حوالے سے کہا کہ وہ خود ایک مرکزی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنی جماعت کی جانب سے ملنے والی عزت اور اعتماد کے شکر گزار ہیں، لیکن ملک کی سیاسی ترجیحات اور نمائندگی کے تناسب کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان سے منتخب ہونے والے اراکین قومی اسمبلی کی تعداد گوجرانوالہ، لاہور اور فیصل آباد ڈویژنز میں سے ہر ایک کی نمائندگی سے بھی کم ہے۔ ان کے مطابق یہ صورتحال اس امر کی متقاضی ہے کہ مرکزی سیاسی جماعتیں بلوچستان کے مسائل، ضروریات اور ترقیاتی ترجیحات کو زیادہ سنجیدگی سے سمجھیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سیاست دانوں کی بنیادی ذمہ داری قانون سازی ہے، لیکن پاکستان میں سیاسی عمل بڑی حد تک نالیوں، سڑکوں اور مقامی ترقیاتی کاموں کی بنیاد پر ووٹ حاصل کرنے تک محدود ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سیاست کا محور بنیادی طور پر مقامی نوعیت کے ترقیاتی منصوبے بن جائیں تو قانون سازی، پالیسی سازی اور بڑے قومی مسائل پر توجہ متاثر ہوتی ہے۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORAT[E] GENERAL OF P[UBLIC RELATI]ONS BALO[CHISTAN]
نظامت اعلیٰ تعلقا[ت عامہ]
حکومت بلوچ[ستان]
Page No. 6

روزنامہ سینچری ایکسپریس کوئٹہ
پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار
جلد 24 شمارہ 308 | جمعرات 10 جمادی الاول 22 اکتوبر 2026ء، صفحات 6 قیمت 40 روپے

ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے قیام اور گورننس ماڈلز کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، وزیر اعلیٰ

بلوچستان کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی بہتر فراہمی کیلئے مزید انتظامی یونٹس، موثر بلدیاتی نظام، اضافی وسائل درکار ہیں

اس معاملے پر قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند، تاہم اس بحث کو تقاریب تک محدود رکھنے کے بجائے پارلیمنٹ میں لایا جائے، مباحثے میں اظہار خیال

اسلام آباد (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے، اس لیے ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے قیام اور موجودہ گورننس ماڈلز کا سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر (باقی صفحہ 5 نمبر 19)

قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند ہے، تاہم ضروری ہے کہ اس بحث کو سیمینارز اور ہوٹلوں تک محدود رکھنے کے بجائے پارلیمنٹ میں لے جایا جائے اور اس حوالے سے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سنوبر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پاکستان کی انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ کئی دہائیوں سے پاکستان میں گورننس کے موجودہ ماڈلز کی تشکیل نو یا انہیں برقرار رکھنے کے حوالے سے بحث جاری ہے، جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ اس قومی مکالمے میں یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ ویسٹ منسٹر طرز جمہوریت کس حد تک عوام کو مطلوبہ نتائج فراہم کر پا رہی ہے اور آیا انتظامی تقسیم اور رقبے کی موجودہ ترتیب بھی عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کہیں انتظامی اکائیوں کی موجودہ تقسیم ہی ایسی مشکلات کا سبب تو نہیں بن رہی جن کی وجہ سے ایک نظام کو ناکام تصور کیا جا رہا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان اور ملک کے دیگر حصوں کے درمیان جغرافیائی وسعت کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سے آنے والے ان کے دوست اور ساتھی جب واہگہ بارڈر سے سفر شروع کر کے راجن پور کے قریب شاہوالی پہنچتے ہیں تو پنجاب کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے، اور اس سفر میں تقریباً چھ سے سات گھنٹے لگتے ہیں۔ اس کے برعکس بلوچستان کے کسی ایک ضلع کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کرنے میں بھی دس گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ یہ فرق صوبے کے جغرافیائی پھیلاؤ اور انتظامی ضروریات کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو اسی زمینی حقیقت کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس نوعیت کی اصلاحات کے لیے سب سے پہلے سیاسی اتفاق رائے ضروری ہے۔ قومی مباحثے اور سیمینارز اس سمت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، لیکن ان کی حقیقی افادیت اسی وقت سامنے آئے گی جب یہ بحث پارلیمنٹ تک پہنچے گی اور سیاسی جماعتیں مل بیٹھ کر قابل عمل حل پر اتفاق کریں گی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ بلوچستان کو نہ صرف مزید صوبوں یا انتظامی اکائیوں کی ضرورت ہے بلکہ موجودہ صوبائی انتظامی ڈھانچے کو بھی عوامی ضروریات کے مطابق مؤثر بنانا ناگزیر ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے اپنے دورِ وزارت داخلہ کے ایک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ خضدار کے دور دراز علاقے سارونہ کے قریب ایک مزار پر خودکش حملہ ہوا تھا جس میں متعدد بے گناہ افراد جاں بحق ہوئے۔ اس واقعے کے بعد لاہور یا اسلام آباد میں موجود ایک اینکر پرسن نے ان سے رابطہ کر کے دریافت کیا کہ ڈپٹی کمشنر ابھی تک جائے وقوعہ پر کیوں نہیں پہنچے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو ضلعی ہیڈکوارٹر سے جائے وقوعہ تک پہنچنے میں تقریباً نو گھنٹے درکار تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب ایک انتظامی افسر کو اپنے ہی ضلع کے اندر کسی ہنگامی صورتحال پر ردعمل دینے کے لیے نو گھنٹے سفر کرنا پڑے تو اس سے انتظامی ڈھانچے اور جغرافیائی فاصلے کے درمیان موجود بنیادی مسئلے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے تحت وسائل کی تقسیم میں آبادی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے، تاہم انتظامی ضروریات، جغرافیائی وسعت اور عوام تک خدمات کی رسائی جیسے عوامل کو بھی مناسب اہمیت ملنی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ جب انہوں نے صوبائی حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو بلوچستان میں ڈویژنز کی تعداد آٹھ تھی، جسے بڑھا کر بارہ کر دیا گیا ہے، جبکہ اضلاع کی تعداد تقریباً 36 سے بڑھا کر 41 کی گئی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد بڑے اضلاع کو چھوٹی انتظامی اکائیوں میں تقسیم کر کے انتظامی امور کو آسان بنانا اور عوام کو سرکاری خدمات تک بہتر رسائی فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اپنے انتظامی اختیارات کے تحت ممکنہ اقدامات کیے ہیں، تاہم آئینی ترامیم اور دیگر بڑے فیصلوں کے لیے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے درکار ہوگا۔ بلدیاتی نظام کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وسائل کی کمی اپنی جگہ ایک اہم مسئلہ ہے، لیکن بلوچستان میں اس وقت بلدیاتی نظام موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے علم کے مطابق بلوچستان ان چند صوبوں میں شامل ہے جہاں بلدیاتی نظام فعال ہے، تاہم اس حوالے سے انہوں نے اپنے بیان میں حتمی دعویٰ کرنے کے بجائے وضاحت کی کہ انہیں دیگر صوبوں کی موجودہ صورتحال کا مکمل اندازہ نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بلوچستان میں بلدیاتی اداروں کی موجودہ مدت 8 فروری کو مکمل ہو رہی ہے اور صوبائی حکومت پہلے ہی الیکشن کمیشن آف پاکستان کو خط لکھ کر درخواست کر چکی ہے کہ بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے لیے فوری طور پر تاریخ دی جائے تاکہ جمہوری عمل کو تسلسل کے ساتھ آگے بڑھایا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے قومی سیاست میں بلوچستان کی نمائندگی اور مرکزی سیاسی جماعتوں کی توجہ کے حوالے سے کہا کہ وہ خود ایک مرکزی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنی جماعت کی جانب سے ملنے والی عزت اور اعتماد کے شکر گزار ہیں، لیکن ملک کی سیاسی ترجیحات اور نمائندگی کے تناسب کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان سے منتخب ہونے والے اراکین قومی اسمبلی کی تعداد گوجرانوالہ، لاہور اور فیصل آباد ڈویژنز میں سے ہر ایک کی نمائندگی سے بھی کم ہے۔ ان کے مطابق یہ صورتحال اس امر کی متقاضی ہے کہ مرکزی سیاسی جماعتیں بلوچستان کے مسائل، ضروریات اور ترقیاتی ترجیحات کو زیادہ سنجیدگی سے سمجھیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سیاست دانوں کی بنیادی ذمہ داری قانون سازی ہے، لیکن پاکستان میں سیاسی عمل بڑی حد تک نالیوں، سڑکوں اور مقامی ترقیاتی کاموں کی بنیاد پر ووٹ حاصل کرنے تک محدود ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سیاست کا محور بنیادی طور پر مقامی نوعیت کے ترقیاتی منصوبے بن جائیں تو قانون سازی، پالیسی سازی اور بڑے قومی مسائل پر توجہ متاثر ہوتی ہے۔ اس لیے بلدیاتی نظام کو مضبوط بنانا ضروری ہے تاکہ مقامی سطح کے مسائل منتخب بلدیاتی نمائندے حل کریں اور صوبائی و قومی سطح کے منتخب نمائندے قانون سازی اور وسیع تر پالیسی معاملات پر توجہ دے سکیں۔ اپنے خطاب کے اختتام پر وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ بلوچستان کو مرکزی سیاسی جماعتوں، قومی ذرائع ابلاغ، اہل دانش، ملک کے تمام متعلقہ اداروں اور بالخصوص بیوروکریسی کی سنجیدہ توجہ درکار ہے۔

24 گھنٹے مفت طبی مشاورت کیلئے جدید ڈیجیٹل ایپ متعارف کروا دی، سرفراز بگٹی

دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے لوگ بھی ماہر ڈاکٹروں سے رابطہ کر سکیں گے جس سے بہترین رہنمائی مل سکے گی

ہمارا عزم ہے کہ عوام کو ان کی دہلیز پر بہترین طبی سہولیات فراہم کریں اس کیلئے اقدامات جاری ہیں، وزیر اعلیٰ

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو گھر بیٹھے مفت طبی مشاورت کی سہولت فراہم کرنے کے لیے جدید ڈیجیٹل ایپلی کیشن "صحت دہلیز" متعارف کروا دی ہے، جس کے ذریعے شہری 24 گھنٹے، سال کے 365 دن تجربہ کار طبی ماہرین سے مفت مشاورت حاصل کر سکیں گے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانا حکومت بلوچستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایپ (باقی صفحہ 5 نمبر 16)

کی فعالیت کے پہلے ہی روز 791 ٹیلی میڈیسن کالز کے ذریعے شہریوں کو تجربہ کار ڈاکٹروں نے مفت طبی مشاورت فراہم کی، جو اس سہولت کی افادیت اور عوامی ضرورت کا واضح اظہار ہے۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کے وسیع رقبے، دور افتادہ آبادیوں اور بعض علاقوں میں طبی سہولیات تک رسائی کے مسائل کے پیش نظر جدید ڈیجیٹل ذرائع سے صحت کی خدمات کی فراہمی اہمیت رکھتی ہے۔ صحت دہلیز ایپ کے ذریعے شہریوں کو گھر بیٹھے طبی مشاورت میسر آئے گی، جس سے انہیں ابتدائی رہنمائی کے لیے طویل سفر اور غیر ضروری مشکلات سے بچنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان صحت کے شعبے میں عوام کو سہولت فراہم کرنے اور دور دراز علاقوں میں طبی خدمات کی رسائی بہتر بنانے کے لیے اقدامات جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہمارا عزم ہے کہ گرمی میں جھلستے اور سردی میں ٹھٹھرتے عام بلوچستانی کو معیاری صحت کی سہولیات کی فراہمی ممکن بنائی جائے اور جغرافیائی فاصلے کسی شہری کے لیے طبی رہنمائی کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صحت دہلیز جیسی ڈیجیٹل سہولیات عوام اور طبی ماہرین کے درمیان رابطے کو آسان بنانے اور صحت کی خدمات کی فراہمی میں جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب اہم قدم ہیں۔ حکومت بلوچستان عوامی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے صحت سمیت بنیادی شعبوں میں سہولیات کی بہتری کے لیے عملی اقدامات جاری رکھے گی۔

اسلام آباد، وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی پاکستان کی انتظامی تنظیم نو پر قومی مباحثے اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق نشست میں اظہار خیال کر رہے ہیں

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)

روزنامہ انتخاب کوئٹہ

رجسٹرڈ نمبر ایل بی I-4

قیمت 30 روپے ★ صفحات 6

www.dailyintekhab.PK

intekhabnews@gmail.com

Quetta Ph:081-2822909

جلد نمبر 32 | جمعرات 22 اکتوبر 2026 بمطابق 10 جمادی الاول 1448ھ | شمارہ نمبر 289

بلوچستان میں نئے صوبے ضروری، عوامی مسائل جلد حل ہونگے، اتفاق رائے ناگزیر ہے

میر سرفراز بگٹی

صوبے میں ڈویژنوں کی تعداد 8 سے بڑھا کر 12 کر دی گئی ہے، نئے انتظامی یونٹس کے قیام کیلئے وسیع تر اتفاق رائے پیدا کرنا ہوگی، پاکستان میں انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں سے متعلق قومی مباحثے سے خطاب

حکومت نے صوبے کے دور دراز علاقوں میں عام آدمی کی سہولت کیلئے صحت ویلنیز کے نام سے مفت طبی مشاورت کی ایپ فعال کر دی، 24 گھنٹے روزانہ تجربہ کار ڈاکٹرز دستیاب ہونگے، وزیراعلیٰ کا ایکس پر پیغام

اسلام آباد(انتخاب نیوز) پاکستان میں انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں حکومتی و اپوزیشن رہنماؤں، پالیسی ماہرین اور سینئر صحافیوں نے شرکت کی، مباحثے میں نئے انتظامی یونٹس کے قیام، اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی، وسائل کی منصفانہ تقسیم اور عوام

بقیہ نمبر9 صفحہ5 پر

کوئٹہ(خ ن) حکومت بلوچستان نے صوبے کے دور دراز علاقوں میں عام آدمی کی سہولت کے لیے جدید ڈیجیٹل ایپ متعارف کروادی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر پیغام جاری کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت نے دور دراز علاقوں میں سردی میں

بقیہ نمبر10 صفحہ5 پر

ٹھٹھرتے اور گرمی میں جھلستے عام آدمی کی سہولت کے لیے صحت ویلنیز کے نام سے مفت طبی مشاورت کی ایپ فعال کرا دی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے ہی دن 791 کنسلٹیشن کالز کے ذریعے سے تجربہ کار ڈاکٹرز کی جانب سے مفت طبی مشاورت فراہم کی گئیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان کے مطابق ایپ کے ذریعے 24 گھنٹے اور سال کے 365 دن عوام الناس کو بروقت طبی ماہرین دستیاب ہوں گے۔

عوام کو بہتر خدمات کی فراہمی پر زور دیا گیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں نئے صوبوں کی ضرورت ہے، تاہم نئے انتظامی یونٹس کے قیام کے لیے وسیع تر اتفاق رائے ضروری ہے، انتظامی یونٹس بڑھ جانے سے عوامی مسائل فوری حل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ سرفراز بگٹی نے بتایا کہ بلوچستان میں ڈویژنوں کی تعداد 8 سے بڑھا کر 12 کر دی گئی ہے۔ قومی مباحثے سے خطاب کرتے ہوئے سابق وزیراعظم شاہد خاقان عباسی نے کہا کہ اس لیے ہمیں نئے صوبوں سے متعلق سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا ہوگا، میرا مشورہ ہے ڈویژن کی سطح پر نئے یونٹس بنا دیں، انگریز کے بنائے گئے ڈویژن جغرافیائی لحاظ سے ایک بہترین نظام ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پورے ملک میں تقریباً 32 کے قریب ایڈمنسٹریٹو یونٹس بنیں گے آپ کو پولیس کا نظام بھی لوکل کرنا پڑے گا، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر میں پولیس کا رویہ عوام سے بہتر ہے، جتنی شدت سے صوبوں کا مطالبہ ہے، اتنی ہی مخالفت بھی ہے۔ شاہد خاقان عباسی نے کہا کہ نئے انتظامی نظام کے لیے پولیس کو بھی مقامی سطح پر منتقل کرنا ہوگا۔ انہوں نے گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر میں پولیس کے عوام کے ساتھ رویے کا حوالہ بھی دیا۔ سابق وفاقی وزیر اسد عمر نے کہا کہ نئے صوبے بنانے میں کوئی حرج نہیں اور آئین میں اس حوالے سے طریقہ کار موجود ہے، پاکستان کا اصل مسئلہ محض اختیارات کی منتقلی نہیں بلکہ انتظامی نظام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا بھی ہے۔ اسد عمر نے کہا کہ ملک کی تقریباً 25 کروڑ آبادی کے لیے 859 نمائندے ہیں، جبکہ ان کی تعداد ایک لاکھ تک ہونی چاہیے۔ انہوں نے بااختیار مقامی حکومتوں کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نئے صوبوں اور انتظامی یونٹس کے قیام سے عوام کو خدمات کی فراہمی بہتر بنائی جا سکتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آئین میں نئے صوبے بنانے کا طریقہ کار موجود ہے، نئے صوبے بنانا تقسیم نہیں، سروس ڈیلیوری کا سٹرکچرل گیپ ہے، ملک کی دو اسمبلیاں نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قراردادیں منظور کر چکی ہیں۔ مسلم لیگ ن کے رہنما خرم دستگیر نے کہا کہ نئے صوبوں کی تشکیل کا عمل انتہائی اہم ہے، تاہم اس سے پہلے آبادی پر قابو پانے اور نئے انتظامی ڈھانچے کے لیے ضروری بنیادیں تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ مباحثے میں شرکا نے اس امر پر اتفاق رائے کی ضرورت پر زور دیا کہ انتظامی اصلاحات اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق فیصلے سوچ سمجھ کر کیے جائیں، تاکہ وسائل کی منصفانہ تقسیم، مقامی حکومتوں کے استحکام اور عوامی مسائل کے حل کو یقینی بنایا جا سکے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTO
GENERAL C
RELATIONS BA

نظامت اعلیٰ
حکومت

Bullet No.

Page No. 6

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی اکرام اللہ خان

جلد 30 | جمعرات 22 اکتوبر 2026ء بمطابق 10 جمادی الاول 1448ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 289

بلوچستان کو قومی پالیسی سازی میں مناسب مقام دینا وقت کی اہم ضرورت ہے، وزیراعلیٰ

صوبے کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے، میر سرفراز بگٹی

صوبائی حکومت نے اپنے انتظامی اختیارات کے تحت ممکنہ اقدامات کیے ہیں، تاہم آئینی ترامیم اور دیگر بڑے فیصلوں کے لیے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے درکار ہوگا، صنوبر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں اظہار خیال

اسلام آباد (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے، اس لیے ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے قیام اور موجودہ گورننس ماڈل کا سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند ہے، تاہم ضروری ہے کہ اس بحث کو سیمینارز اور ہوٹلوں تک محدود رکھنے کے بجائے پارلیمنٹ میں لے جایا جائے اور اس حوالے سے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے صنوبر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پاکستان کی انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ کئی ماہ سے پاکستان میں گورننس کے موجودہ ماڈل کی تشکیل نو یا انہیں برقرار رکھنے کے حوالے سے بحث جاری ہے، جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ اس قومی مکالمے میں یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ ویسٹ منسٹر طرز جمہوریت کس حد تک عوام کو مطلوبہ نتائج فراہم کر پا رہی ہے اور آیا انتظامی تقسیم اور رقبے کی موجودہ ترتیب بھی عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کہیں انتظامی اکائیوں کی موجودہ تقسیم ہی ایسی مشکلات کا سبب تو نہیں بن رہی جن کی وجہ سے ایک نظام کرتا کام قصور کیا جا رہا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان اور ملک کے دیگر حصوں کے درمیان جغرافیائی وسعت کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سے آنے والے ان کے دوست اور ساتھی جب واہگہ بارڈر سے سفر شروع کر کے رحیم یار خان کے قریب صادق آباد پہنچتے ہیں تو پنجاب کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے، اور اس سفر میں تقریباً چھ سے سات گھنٹے لگتے ہیں۔ اس کے برعکس بلوچستان کے کسی ایک ضلع کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کرنے میں بھی دس گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ یہ فرق صوبے کے جغرافیائی پھیلاؤ اور انتظامی ضروریات کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو اسی زمینی حقیقت کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اس نوعیت کی اصلاحات کے لیے سب سے پہلے سیاسی اتفاق رائے ضروری ہے۔ قومی مباحثے اور سیمینارز اس سمت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، لیکن ان کی حقیقی افادیت اسی وقت سامنے آئے گی جب یہ بحث پارلیمنٹ تک پہنچے گی اور سیاسی جماعتیں مل بیٹھ کر قابل عمل حل پر اتفاق کریں گی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ بلوچستان کو نہ صرف مزید صوبوں یا انتظامی اکائیوں کی ضرورت ہے بلکہ موجودہ صوبائی انتظامی ڈھانچے کو بھی عوامی ضروریات کے مطابق مؤثر بنانا ناگزیر ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے اپنے دور وزارت داخلہ کے ایک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ خضدار کے دور دراز علاقے مارونہ کے قریب ایک مزار پر خودکش حملہ ہوا تھا جس میں متعدد بے گناہ افراد جاں بحق ہوئے۔ اس واقعے کے بعد لاہور یا اسلام آباد میں موجود ایک اینکر پرسن نے ان سے رابطہ کر کے دریافت کیا کہ ڈپٹی کمشنر ابھی تک جائے وقوعہ پر کیوں نہیں پہنچے۔ وزیراعلیٰ نے بتایا کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو ضلعی ہیڈکوارٹر سے جائے وقوعہ تک پہنچنے میں تقریباً نو گھنٹے درکار تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب ایک انتظامی افسر کو اپنے ہی ضلع کے اندر کسی ہنگامی صورتحال پر ردعمل دینے کے لیے نو گھنٹے سفر کرنا پڑے تو اس سے انتظامی ڈھانچے اور جغرافیائی فاصلے کے درمیان موجود بنیادی مسئلے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے تحت وسائل کی تقسیم میں آبادی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے، تاہم انتظامی ضروریات، جغرافیائی وسعت اور عوام تک خدمات کی رسائی جیسے عوامل کو بھی مناسب اہمیت ملنی چاہیے۔ وزیراعلیٰ نے بتایا کہ جب انہوں نے صوبائی حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو بلوچستان میں ڈویژنز کی تعداد آٹھ تھی، جسے بڑھا کر بارہ کر دیا گیا ہے، جبکہ اضلاع کی تعداد تقریباً 36 سے بڑھا کر 41 کی گئی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد بڑے اضلاع کو چھوٹی انتظامی اکائیوں میں تقسیم کر کے انتظامی امور کو آسان بنانا اور عوام کو سرکاری خدمات تک بہتر رسائی فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اپنے انتظامی اختیارات کے تحت ممکنہ اقدامات کیے ہیں، تاہم آئینی ترامیم اور دیگر بڑے فیصلوں کے لیے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے درکار ہوگا۔ بلدیاتی نظام کے حوالے سے وزیراعلیٰ نے کہا کہ وسائل کی نچلی سطح تک منتقلی ایک اہم مسئلہ ہے، لیکن بلوچستان میں اس وقت بلدیاتی نظام موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے علم کے مطابق بلوچستان ان چند صوبوں میں شامل ہے جہاں بلدیاتی نظام فعال ہے، تاہم اس حوالے سے انہوں نے اپنے بیان میں حتمی دعویٰ کرنے کے بجائے وضاحت کی کہ انہیں دیگر صوبوں کی موجودہ صورتحال کا مکمل اندازہ نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بلوچستان میں بلدیاتی اداروں کی موجودہ مدت 8 فروری کو مکمل ہو رہی ہے اور صوبائی حکومت پہلے ہی الیکشن کمیشن آف پاکستان کو خط لکھ کر درخواست کر چکی ہے کہ بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے لیے فوری طور پر تاریخ دی جائے تاکہ جمہوری عمل کو تسلسل کے ساتھ آگے بڑھایا جا سکے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے قومی سیاست میں بلوچستان کی نمائندگی اور مرکزی سیاسی جماعتوں کی توجہ کے حوالے سے کہا کہ وہ خود ایک مرکزی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنی جماعت کی جانب سے ملنے والی عزت اور اعتماد کے شکر گزار ہیں، لیکن ملک کی سیاسی ترجیحات اور نمائندگی کے تناسب کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان سے منتخب ہونے والے اراکین قومی اسمبلی کی تعداد گوجرانوالہ، لاہور اور فیصل آباد ڈویژنز میں سے ہر ایک کی نمائندگی سے بھی کم ہے۔ ان کے مطابق یہ صورتحال اس امر کی متقاضی ہے کہ مرکزی سیاسی جماعتیں بلوچستان کے مسائل، ضروریات اور ترقیاتی ترجیحات کو زیادہ سنجیدگی سے سمجھیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سیاست دانوں کی بنیادی ذمہ داری قانون سازی ہے، لیکن پاکستان میں سیاسی عمل بڑی حد تک نالیوں، سڑکوں اور مقامی ترقیاتی کاموں کی بنیاد پر ووٹ حاصل کرنے تک محدود ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سیاست کا محور بنیادی طور پر مقامی نوعیت کے ترقیاتی منصوبے بن جائیں تو قانون سازی، پالیسی سازی اور بڑے قومی مسائل پر توجہ متاثر ہوتی ہے۔ اس لیے بلدیاتی نظام کو مضبوط بنانا ضروری ہے تاکہ مقامی سطح کے مسائل منتخب بلدیاتی نمائندے حل کریں اور صوبائی و قومی سطح کے منتخب نمائندے قانون سازی اور وسیع تر پالیسی معاملات پر توجہ دے سکیں۔ اپنے خطاب کے اختتام پر وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ بلوچستان کو مرکزی سیاسی جماعتوں، قومی ذرائع ابلاغ، اہل دانش، ملک کے تمام متعلقہ اداروں بالخصوص بیوروکریسی کی سنجیدہ توجہ درکار ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ صوبے کے مسائل کے حل کے لیے محض بیانات کافی نہیں، بلکہ انتظامی ڈھانچے کی مؤثر تنظیم نو، مزید انتظامی اکائیوں کا قیام، مضبوط اور فعال بلدیاتی نظام اور آبادی کے ساتھ ساتھ صوبے کی جغرافیائی وسعت اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب وسائل کی فراہمی ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی انتظامی اور ترقیاتی ضروریات کو قومی پالیسی سازی میں مناسب مقام دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

CamScanner

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی اکرام اللہ خان

کوئٹہ اور بلوچستان بھر سے

روزنامہ باخبر 22 اکتوبر 2026ء

جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے صحت کی سہولیات عوام کی دہلیز تک پہنچانا ترجیحات میں شامل ہے، سرفراز بگٹی

دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو گھر بیٹھے مفت طبی مشاورت کی سہولت فراہم کرنے کے لیے جدید ڈیجیٹل ایپلی کیشن "صحت والیز" متعارف کروادی ہے

[illegible] گرمی میں جھلستے اور سردی میں ٹھٹھرتے عام بلوچستانی کو معیاری صحت کی سہولیات کی فراہمی ممکن بنائی جائے، میر سرفراز بگٹی کا ایکس پر پیغام

کوئٹہ (پ ر) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو گھر بیٹھے مفت طبی مشاورت کی سہولت فراہم کرنے کے لیے جدید ڈیجیٹل ایپلی کیشن "صحت والیز" متعارف کروادی ہے، جس کے ذریعے شہری 24 گھنٹے، سال کے 365 دن تجربہ کار طبی ماہرین سے مفت مشاورت حاصل کر سکیں گے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانا حکومت بلوچستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ایپ کی فعالیت کے پہلے ہی روز 791 کنسلٹیشن کالز کے ذریعے شہریوں کو تجربہ کار ڈاکٹروں نے مفت طبی مشاورت فراہم کی، جو اس سہولت کی افادیت اور عوامی ضرورت کا واضح اظہار ہے۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کے وسیع رقبے، دور افتادہ آبادیوں اور بعض علاقوں میں طبی سہولیات تک رسائی کے مسائل کے پیش نظر جدید ڈیجیٹل ذرائع سے صحت کی خدمات کی فراہمی ناگزیر ہو چکی ہے۔ صحت والیز ایپ کے ذریعے ابتدائی طبی مشورے، فوری طبی مشاورت میسر آئے گی، جس سے شہریوں کو ابتدائی رہنمائی کے لیے طویل سفر اور غیر ضروری اخراجات سے نجات ملنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان صحت کے شعبے میں عوام کو سہولت فراہم کرنے اور دور دراز علاقوں میں طبی خدمات کی رسائی بہتر بنانے کے لیے اقدامات جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہمارا عزم ہے کہ گرمی میں جھلستے اور سردی میں ٹھٹھرتے عام بلوچستانی کو معیاری صحت کی سہولیات کی فراہمی ممکن بنائی جائے اور جغرافیائی فاصلے کسی شہری کے لیے طبی رہنمائی کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں۔

DIRECT
GENERAL
RELATIONS E

نظامت اعلیٰ ت
حکومت ب

Bullet No.________

Page No. 8

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی صدیق بلوچ

جلد نمبر-27 | جمعرات 22 اکتوبر 2026ء بمطابق 10 جمادی الاول 1448ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-287

بلوچستان کو کوئٹہ سے بیٹھ کر چلانا ہی چیلنج ہے، نئے صوبوں کے قیام کیلئے پارلیمنٹ میں وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے، سرفراز بگٹی

بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے

بلوچستان کو نہ صرف مزید صوبوں یا انتظامی اکائیوں کی ضرورت ہے بلکہ موجودہ صوبائی انتظامی ڈھانچے کو بھی عوامی ضروریات کے مطابق مؤثر بنانا ناگزیر ہے، بڑے اضلاع کو چھوٹی انتظامی اکائیوں میں تقسیم کیا گیا ہے

بلوچستان کے کسی ایک ضلع کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کرنے میں دس گھنٹے لگ سکتے ہیں، بلوچستان میں انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو اسی زمینی حقیقت کے تناظر میں دیکھنا ہوگا، مکالمے سے خطاب

اسلام آباد (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے، اس لیے ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے قیام اور موجودہ گورننس ماڈل کا (بقیہ نمبر 3 صفحہ نمبر 2 پر)

سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند ہے، تاہم ضروری ہے کہ اس بحث کو سیمینارز اور ہوٹلوں تک محدود رکھنے کے بجائے پارلیمنٹ میں لے جایا جائے اور اس حوالے سے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سنو بر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پاکستان کی دوسرے مقام تک سفر کرنے میں بھی دس گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ یہ فرق صوبے کے جغرافیائی پھیلاؤ اور انتظامی ضروریات کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو اسی زمینی حقیقت کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس نوعیت کی اصلاحات کے لیے سب سے پہلے سیاسی اتفاق رائے ضروری ہے۔ قومی مباحثے اور سیمینارز اس سمت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، لیکن ان کی حقیقی افادیت اسی وقت سامنے آئے گی جب یہ بحث پارلیمنٹ تک پہنچے گی اور سیاسی جماعتیں مل بیٹھ کر قابل عمل حل پر اتفاق کریں گی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ بلوچستان کو نہ صرف مزید صوبوں یا انتظامی اکائیوں کی ضرورت ہے بلکہ موجودہ صوبائی انتظامی ڈھانچے کو بھی عوامی ضروریات کے مطابق مؤثر بنانا ناگزیر ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے اپنے دور وزارت داخلہ کے ایک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ خضدار کے دور دراز علاقے سارونہ کے قریب ایک مزار پر خودکش حملہ ہوا تھا جس میں متعدد بے گناہ افراد جاں بحق ہوئے۔ اس واقعے کے بعد لاہور یا اسلام آباد میں موجود ایک اینکر پرسن نے ان سے رابطہ کر کے دریافت کیا کہ ڈپٹی کمشنر ابھی تک جائے وقوعہ پر کیوں نہیں پہنچے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو ضلعی ہیڈکوارٹر سے جائے وقوعہ تک پہنچنے میں تقریباً نو گھنٹے درکار تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب ایک انتظامی افسر کو اپنے ہی ضلع کے اندر کسی ہنگامی صورتحال پر ردعمل دینے کے لیے نو گھنٹے سفر کرنا پڑے تو اس سے انتظامی ڈھانچے اور جغرافیائی فاصلے کے درمیان موجود بنیادی مسئلے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے تحت وسائل کی تقسیم میں آبادی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے، تاہم انتظامی ضروریات، جغرافیائی وسعت اور عوام تک خدمات کی رسائی جیسے عوامل کو بھی مناسب اہمیت ملنی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ جب انہوں نے صوبائی حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو بلوچستان میں ڈویژنز کی تعداد آٹھ تھی، جسے بڑھا کر بارہ کر دیا گیا ہے، جبکہ اضلاع کی تعداد تقریباً 36 سے بڑھا کر 41 کی گئی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد بڑے اضلاع کو چھوٹی انتظامی اکائیوں میں تقسیم کر کے انتظامی امور کو آسان بنانا اور عوام کو سرکاری خدمات تک بہتر رسائی فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اپنے انتظامی اختیارات کے تحت ممکنہ اقدامات کیے ہیں، تاہم آئینی ترامیم اور دیگر بڑے فیصلوں کے لیے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے درکار ہوگا۔ بلدیاتی نظام کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وسائل کی کمی اپنی جگہ ایک اہم مسئلہ ہے، لیکن بلوچستان میں اس وقت بلدیاتی نظام موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے علم کے مطابق بلوچستان ان چند صوبوں میں شامل ہے جہاں بلدیاتی نظام فعال ہے، تاہم اس حوالے سے انہوں نے اپنے بیان میں حتمی دعویٰ کرنے کے بجائے وضاحت کی کہ انہیں دیگر صوبوں کی موجودہ صورتحال کا مکمل اندازہ نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بلوچستان میں بلدیاتی اداروں کی موجودہ مدت 8 فروری کو مکمل ہو رہی ہے اور صوبائی حکومت پہلے ہی الیکشن کمیشن آف پاکستان کو خط لکھ کر درخواست کر چکی ہے کہ بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے لیے فوری طور پر تاریخ دی جائے تاکہ جمہوری عمل کو تسلسل کے ساتھ آگے بڑھایا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے قومی سیاست میں بلوچستان کی نمائندگی اور مرکزی سیاسی جماعتوں کی توجہ کے حوالے سے کہا کہ وہ خود ایک مرکزی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنی جماعت کی جانب سے ملنے والی عزت اور اعتماد کے شکر گزار ہیں، لیکن ملک کی سیاسی ترجیحات اور نمائندگی کے تناسب کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان سے منتخب ہونے والے اراکین قومی اسمبلی کی تعداد گوجرانوالہ، لاہور اور فیصل آباد ڈویژنز میں سے ہر ایک کی نمائندگی سے بھی کم ہے۔ ان کے مطابق یہ صورتحال اس امر کی متقاضی ہے کہ مرکزی سیاسی جماعتیں بلوچستان کے مسائل، ضروریات اور ترقیاتی ترجیحات کو زیادہ سنجیدگی سے سمجھیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سیاست دانوں کی بنیادی ذمہ داری قانون سازی ہے، لیکن پاکستان میں سیاسی عمل بڑی حد تک نالیوں، سڑکوں اور مقامی ترقیاتی کاموں کی بنیاد پر ووٹ حاصل کرنے تک محدود ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سیاست کا محور بنیادی طور پر مقامی نوعیت کے ترقیاتی منصوبے بن جائیں تو قانون سازی، پالیسی سازی اور بڑے قومی مسائل پر توجہ متاثر ہوتی ہے۔ اس لیے بلدیاتی نظام کو مضبوط بنانا ضروری ہے تاکہ مقامی سطح کے مسائل منتخب بلدیاتی نمائندے حل کریں اور صوبائی و قومی سطح کے منتخب نمائندے قانون سازی اور وسیع تر پالیسی معاملات پر توجہ دے سکیں۔ اپنے خطاب کے اختتام پر وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ بلوچستان کو مرکزی سیاسی جماعتوں، قومی ذرائع ابلاغ، اہل دانش، ملک کے تمام متعلقہ اداروں اور بالخصوص بیوروکریسی کی سنجیدہ توجہ درکار ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ صوبے کے مسائل کے حل کے لیے محض بیانات کافی نہیں، بلکہ انتظامی ڈھانچے کی مؤثر تنظیم نو، مزید انتظامی اکائیوں کا قیام، مضبوط اور فعال بلدیاتی نظام اور آبادی کے ساتھ ساتھ صوبے کی جغرافیائی وسعت اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب وسائل کی فراہمی ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی انتظامی اور ترقیاتی ضروریات کو قومی پالیسی سازی میں مناسب مقام دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

صوبائی حکومت نے جدید ڈیجیٹل ایپلی کیشن صحت دہلیز متعارف کروا دی ہے، سرفراز بگٹی

شہری 24 گھنٹے، سال کے 365 دن تجربہ کار طبی ماہرین سے مفت مشاورت حاصل کر سکیں گے

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو گھر بیٹھے مفت طبی مشاورت کی سہولت فراہم کرنے کے لیے جدید ڈیجیٹل ایپلی کیشن "صحت دہلیز" متعارف کروا دی ہے، جس کے ذریعے شہری 24 گھنٹے، سال کے 365 دن تجربہ کار طبی ماہرین سے مفت مشاورت حاصل کر سکیں گے (بقیہ نمبر 26 صفحہ نمبر 2 پر)

۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانا حکومت بلوچستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایپ کی فعالیت کے پہلے ہی روز 791 ٹیلیفون کالز کے ذریعے شہریوں کو تجربہ کار ڈاکٹروں نے مفت طبی مشاورت فراہم کی، جو اس سہولت کی افادیت اور عوامی ضرورت کا واضح اظہار ہے۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کے وسیع رقبے، دور افتادہ آبادیوں اور بعض علاقوں میں طبی سہولیات تک رسائی کے مسائل کے پیش نظر جدید ڈیجیٹل ذرائع سے صحت کی خدمات کی فراہمی اہمیت رکھتی ہے۔ صحت دہلیز ایپ کے ذریعے شہریوں کو گھر بیٹھے طبی مشاورت میسر آئے گی، جس سے انہیں ابتدائی رہنمائی کے لیے طویل سفر اور غیر ضروری مشکلات سے بچنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان صحت کے شعبے میں عوام کو سہولت فراہم کرنے اور دور دراز علاقوں میں طبی خدمات کی رسائی بہتر بنانے کے لیے اقدامات جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہمارا عزم ہے کہ گرمی میں جھلستے اور سردی میں ٹھٹھرتے عام بلوچستانی کو معیاری صحت کی سہولیات کی فراہمی ممکن بنائی جائے اور جغرافیائی فاصلے کسی شہری کے لیے طبی رہنمائی کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صحت دہلیز جیسی ڈیجیٹل سہولیات عوام اور طبی ماہرین کے درمیان رابطے کو آسان بنانے اور صحت کی خدمات کی فراہمی میں جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب اہم قدم ہیں۔ حکومت بلوچستان عوامی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے صحت سمیت بنیادی شعبوں میں سہولیات کی بہتری کے لیے عملی اقدامات جاری رکھے گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECT
GENERAL
RELATIONS B

نظامت اعلیٰ
حکومت

Bullet No.

Page No. 9

روزنامہ میزان کوئٹہ

بانی: مولانا عبدالکریم
بیاد: حسین الرحمن
بیاد: برکت علی

چیف ایڈیٹر: محمد زبیر خان

جلد 78 | جمعرات 22 اکتوبر 2026ء 10 جمادی الاول 1448ھ | قیمت 20 روپے | شمارہ 52

بلوچستان میں انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور وسائل کی ضرورت ہے، سرفراز بگٹی

بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے، وزیر اعلیٰ بلوچستان

اس لیے ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے قیام اور موجودہ گورننس ماڈل کا سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اس معاملے پر قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند ہے۔ اس بحث کو سیمینارز اور ہوٹلوں تک محدود رکھنے کے بجائے پارلیمنٹ میں لے جایا جائے اور اس حوالے سے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے، قومی مباحثے میں اظہار خیال

اسلام آباد (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے، اس لیے ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے قیام (بقیہ 2 صفحہ 2 پر)

اور موجودہ گورننس ماڈل کا سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند ہے، تاہم ضروری ہے کہ اس بحث کو سیمینارز اور ہوٹلوں تک محدود رکھنے کے بجائے پارلیمنٹ میں لے جایا جائے اور اس حوالے سے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے صنوبر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پاکستان کی انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ کئی دہائیوں سے پاکستان میں گورننس کے موجودہ ماڈل کی تشکیل نو یا اسے برقرار رکھنے کے حوالے سے بحث جاری ہے، جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ اس قومی مکالمے میں یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ ویسٹ منسٹر طرز جمہوریت کس حد تک عوام کو مطلوبہ نتائج فراہم کر پا رہی ہے اور آیا انتظامی تقسیم اور رقبے کی موجودہ ترتیب بھی عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کہیں انتظامی اکائیوں کی موجودہ تقسیم ہی ایسی مشکلات کا سبب تو نہیں بن رہی جن کی وجہ سے ایک نظام کو ناکام تصور کیا جا رہا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان اور ملک کے دیگر حصوں کے درمیان جغرافیائی وسعت کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سے آنے والے ان کے دوست اور ساتھی جب واہگہ بارڈر سے سفر شروع کر کے راجن پور کے قریب شاہ والی تک پہنچتے ہیں تو پنجاب کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے اور اس سفر میں تقریباً چھ سے سات گھنٹے لگتے ہیں۔ اس کے برعکس بلوچستان کے کسی ایک ضلع کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کرنے میں بھی دس گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ یہ فرق صوبے کے جغرافیائی پھیلاؤ اور انتظامی ضروریات کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو اسی زمینی حقیقت کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس نوعیت کی اصلاحات کے لیے سب سے پہلے سیاسی اتفاق رائے ضروری ہے۔ قومی مباحثے اور سیمینارز اس سمت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، لیکن ان کی حقیقی افادیت اسی وقت سامنے آئے گی جب یہ بحث پارلیمنٹ تک پہنچے گی اور سیاسی جماعتیں مل بیٹھ کر قابل عمل حل پر اتفاق کریں گی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ بلوچستان کو نہ صرف مزید صوبوں یا انتظامی اکائیوں کی ضرورت ہے بلکہ موجودہ صوبائی انتظامی ڈھانچے کو بھی عوامی ضروریات کے مطابق مؤثر بنانا ناگزیر ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے اپنے دور وزارت داخلہ کے ایک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ خضدار کے دور دراز علاقے سارونہ کے قریب ایک مزار پر خودکش حملہ ہوا تھا جس میں متعدد بے گناہ افراد جاں بحق ہوئے۔ اس واقعے کے بعد لاہور یا اسلام آباد میں موجود ایک اینکر پرسن نے ان سے رابطہ کر کے دریافت کیا کہ ڈپٹی کمشنر ابھی تک جائے وقوعہ پر کیوں نہیں پہنچے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ حقیقتاً ڈپٹی کمشنر کو ضلعی ہیڈکوارٹر سے جائے وقوعہ تک پہنچنے میں تقریباً نو گھنٹے درکار تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب ایک انتظامی افسر کو اپنے ہی ضلع کے اندر کسی ہنگامی صورتحال پر ردعمل دینے کے لیے نو گھنٹے سفر کرنا پڑے تو اس سے انتظامی ڈھانچے اور جغرافیائی فاصلے کے درمیان موجود بنیادی مسئلے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے تحت وسائل کی تقسیم میں آبادی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے، تاہم انتظامی ضروریات، جغرافیائی وسعت اور عوام تک خدمات کی رسائی جیسے عوامل کو بھی مناسب اہمیت ملنی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ جب انہوں نے صوبائی حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو بلوچستان میں ڈویژنز کی تعداد آٹھ تھی، جسے بڑھا کر بارہ کر دیا گیا ہے، جبکہ اضلاع کی تعداد تقریباً 36 سے بڑھا کر 41 کی گئی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد بڑے اضلاع کو چھوٹی انتظامی اکائیوں میں تقسیم کر کے انتظامی امور کو آسان بنانا اور عوام کو سرکاری خدمات تک بہتر رسائی فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اپنے انتظامی اختیارات کے تحت کئی اقدامات کیے ہیں، تاہم آئینی ترامیم اور دیگر بڑے فیصلوں کے لیے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے درکار ہوگا۔ بلدیاتی نظام کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وسائل کی کمی اپنی جگہ ایک اہم [illegible] جا سکے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے قومی سیاست میں بلوچستان کی نمائندگی اور مرکزی سیاسی جماعتوں کی توجہ کے حوالے سے کہا کہ وہ خود ایک مرکزی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنی جماعت کی جانب سے ملنے والی عزت اور اعتماد کے شکر گزار ہیں، لیکن ملک کی سیاسی ترجیحات اور نمائندگی کے تناسب کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان سے منتخب ہونے والے اراکین قومی اسمبلی کی تعداد گوجرانوالہ، لاہور اور فیصل آباد ڈویژنز میں سے ہر ایک کی نمائندگی سے بھی کم ہے۔ ان کے مطابق یہ صورتحال اس امر کی متقاضی ہے کہ مرکزی سیاسی جماعتیں بلوچستان کے مسائل، ضروریات اور ترقیاتی ترجیحات کو زیادہ سنجیدگی سے سمجھیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سیاست دانوں کی بنیادی ذمہ داری قانون سازی ہے، لیکن پاکستان میں سیاسی عمل بڑی حد تک نالیوں، سڑکوں اور مقامی ترقیاتی کاموں کی بنیاد پر ووٹ حاصل کرنے تک محدود ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سیاست کا محور بنیادی طور پر مقامی نوعیت کے ترقیاتی منصوبے بن جائیں تو قانون سازی، پالیسی سازی اور بڑے قومی مسائل پر توجہ متاثر ہوتی ہے۔ اس لیے بلدیاتی نظام کو مضبوط بنانا ضروری ہے تاکہ مقامی سطح کے مسائل منتخب بلدیاتی نمائندے حل کریں اور صوبائی و قومی سطح کے منتخب نمائندے قانون سازی اور وسیع تر پالیسی معاملات پر توجہ دے سکیں۔ اپنے خطاب کے اختتام پر وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ بلوچستان کو مرکزی سیاسی جماعتوں، قومی ذرائع ابلاغ، اہل دانش، ملک کے تمام متعلقہ اداروں اور بالخصوص بیوروکریسی کی سنجیدہ توجہ درکار ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ صوبے کے مسائل کے حل کے لیے محض بیانات کافی نہیں، بلکہ انتظامی ڈھانچے کی مؤثر تنظیم نو، مزید انتظامی اکائیوں کا قیام، مضبوط اور فعال بلدیاتی نظام اور آبادی کے ساتھ ساتھ صوبے کی جغرافیائی وسعت اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب وسائل کی فراہمی ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی انتظامی اور ترقیاتی ضروریات کو قومی پالیسی سازی میں مناسب مقام دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

روزنامہ میزان کوئٹہ

Bullet No.

Page No. 15

جمعرات 22 اکتوبر 2026ء، 10 جمادی الاول 1448ھ

حکومت نے جدید ایپلی کیشن "صحت دہلیز" متعارف کروا دی ہے، وزیراعلیٰ

اس سے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو گھر بیٹھے مفت طبی مشاورت کی سہولت فراہم، جس سے شہری 24 گھنٹے، سال کے 365 دن تجربہ کار طبی ماہرین سے مفت مشاورت حاصل کر سکیں گے

صحت کی سہولیات کو عوام کی دہلیز تک پہنچانا حکومت بلوچستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ ایپ کی فعالیت کے پہلے ہی روز 791 کنسلٹیشن کالز کے ذریعے شہریوں کو ڈاکٹروں نے مفت طبی مشاورت فراہم کی

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو گھر بیٹھے مفت طبی مشاورت کی سہولت فراہم کرنے کے لیے جدید ڈیجیٹل ایپلی کیشن "صحت دہلیز" متعارف کروادی ہے، جس کے ذریعے شہری 24 گھنٹے، سال کے 365 دن تجربہ کار طبی ماہرین سے مفت مشاورت حاصل کر سکیں گے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ (بقیہ 6 صفحہ 2 پر)

ایکس پر اپنے پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانا حکومت بلوچستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایپ کی فعالیت کے پہلے ہی روز 791 کنسلٹیشن کالز کے ذریعے شہریوں کو تجربہ کار ڈاکٹروں نے مفت طبی مشاورت فراہم کی، جو اس سہولت کی افادیت اور عوامی ضرورت کا واضح اظہار ہے۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کے وسیع رقبے، دور افتادہ آبادیوں اور بعض علاقوں میں طبی سہولیات تک رسائی کے مسائل کے پیش نظر جدید ڈیجیٹل ذرائع سے صحت کی خدمات کی فراہمی اہمیت رکھتی ہے۔ صحت دہلیز ایپ کے ذریعے شہریوں کو گھر بیٹھے طبی مشاورت میسر آئے گی، جس سے انہیں ابتدائی رہنمائی کے لیے طویل سفر اور غیر ضروری مشکلات سے بچنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان صحت کے شعبے میں عوام کو سہولت فراہم کرنے اور دور دراز علاقوں میں طبی خدمات کی رسائی بہتر بنانے کے لیے اقدامات جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہمارا عزم ہے کہ گرمی میں جھلستے اور سردی میں ٹھٹھرتے عام بلوچستانی کو معیاری صحت کی سہولیات کی فراہمی ممکن بنائی جائے اور جغرافیائی فاصلے کسی شہری کے لیے طبی رہنمائی کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ صحت دہلیز جیسی ڈیجیٹل سہولیات عوام اور طبی ماہرین کے درمیان رابطے کو آسان بنانے اور صحت کی خدمات کی فراہمی میں جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب اہم قدم ہیں۔ حکومت بلوچستان عوامی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے صحت سمیت بنیادی شعبوں میں سہولیات کی بہتری کے لیے عملی اقدامات جاری رکھے گی۔

CamScanner

Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ

چیف ایڈیٹر محمد انور ناصر

جلد	Ph :2839851	FaX:2839867	قیمت	MEMBER OF APNS	شمارہ
29	جمعرات 22 اکتوبر 2026ء	10 جمادی الاول 1448ھ	15 روپے	رجسٹرڈ بی سی بی-10	238

جغرافیائی پھیلاؤ کے باعث مؤثر گورننس بڑا چیلنج

بلوچستان کو مزید انتظامی یونٹس، مضبوط بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے

سرفراز بگٹی

وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج، ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے قیام اور موجودہ گورننس ماڈلز کا سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے

قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند، بحث کو سیمینارز اور ہوٹلوں تک محدود رکھنے کے بجائے پارلیمنٹ میں لے جاکر وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے، ڈویژنز کی تعداد بڑھا کر بارہ، اضلاع کی تعداد 41 کی گئی ہے، خطاب

کوئٹہ+اسلام آباد(خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے، اس لیے ملکی سطح پر

جانب اہم پیش رفت قرار دیا گیا۔ ترک وزارت دفاع نے اپنے بیان میں بتایا کہ بدر مفاہمتی یادداشت کا مقصد فوجی پیداوار، دفاعی صلاحیتوں میں اضافے اور فوجی تربیت کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دینا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اس کے علاوہ دفاعی ٹیکنالوجی، تحقیق اور ترقی کے شعبوں میں بھی مشترکہ اقدامات کیے جائیں گے۔ بیان کے مطابق چاروں ممالک اپنی اپنی دفاعی صنعتوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مشترکہ منصوبوں پر کام کریں گے۔ ترک وزارت دفاع کے بقول اس تعاون سے دفاعی پیداوار میں بہتری آئے گی اور دوست ممالک کی ضروریات پوری کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ ترکیہ کی دفاعی صنعت کے سربراہ ہالوک گورگن نے معاہدے کو تزویراتی تعاون کی بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ ٹیکنالوجی کا تبادلہ، مشترکہ ترقی اور مقامی پیداواری صلاحیتوں کو مضبوط بنانا پائیدار دفاعی صنعت کے بنیادی عناصر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ شراکت داری محض تیار فوجی سازوسامان کی خریداری تک محدود نہیں رہے گی بلکہ متعلقہ ممالک کی افرادی قوت اور صنعتی ڈھانچے کی ترقی میں بھی معاون ثابت ہوگی۔ واضح رہے کہ ترکیہ نے اگست میں پاکستان اور سعودی عرب کے ساتھ بھی باہمی دفاعی معاہدہ کیا تھا، جس کے تحت کسی ایک فریق پر حملے کو تمام فریقوں پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ وزیر دفاع خواجہ آصف نے پاکستان، قطر، انڈونیشیا اور ترکیہ کے درمیان دفاعی تعاون کے منصوبے بدر کی مفاہمتی یادداشت پر دستخط کو علاقائی امن واستحکام کے لیے مشترکہ عزم کی عکاسی قرار دے دیا۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری بیان میں خواجہ آصف نے کہا کہ پاکستان قابل اعتماد شراکت داروں کے ساتھ دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے کو انتہائی اہمیت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بدر مفاہمتی یادداشت علاقائی امن اور استحکام کے لیے ہمارے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ ہم متعلقہ بین الاقوامی اور ملکی قوانین کے مطابق خود کفالت، صنعتی تعاون، مشترکہ پیداوار اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کے مواقع تلاش کرنے کے منتظر ہیں۔ خواجہ آصف کا کہنا تھا کہ ہمارا مقصد مشترکہ تحقیق وترقی، تربیتی تبادلوں اور صنعتی صلاحیت کی تعمیر میں تعاون بڑھانا ہے۔ قبل ازیں دوحہ میں قطر، پاکستان، ترکیہ اور انڈونیشیا کے درمیان دفاعی صنعتوں میں تعاون کے بدر منصوبے کی مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے، جس میں چاروں ممالک کے وزرائے دفاع اور متعلقہ دفاعی اداروں کے حکام نے شرکت کی۔ وزیر دفاع خواجہ آصف اور وزیر دفاعی پیداوار محمد رضا حیات ہراج نے پاکستان کی نمائندگی کی، ترکیہ کے وزیر دفاع یاشار گولر اور انڈونیشیا کے نائب وزیر دفاع بھی تقریب میں شریک ہوئے۔ قطر کی وزارت دفاع سے جاری بیان کے مطابق بدر منصوبے کا مقصد چاروں ممالک کے درمیان دفاعی پیداوار اور دفاعی صنعتوں میں تعاون کو فروغ دینا ہے، پاکستان، قطر، ترکیہ اور انڈونیشیا کا دفاعی صلاحیتیں بڑھانے اور دفاعی شعبے میں مشترکہ تعاون کو وسعت دینے پر اتفاق ہوا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ مفاہمتی یادداشت کے تحت دفاعی تربیت، تحقیق اور ترقی کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دیا جائے گا، بدر منصوبے کے تحت جدید دفاعی ضروریات سے ہم آہنگ ٹیکنالوجی اور صنعتی حل تیار کرنے میں تعاون کیا جائے گا اور چاروں ممالک کی دفاعی پیداواری صلاحیتوں سے استفادہ کرتے ہوئے دفاعی صنعتوں میں اشتراک اور استعداد بڑھانے کا ہدف ہے۔ مزید بتایا گیا کہ بدر منصوبہ اتحادی اور دوست ممالک کی دفاعی ضروریات پوری کرنے میں معاون ثابت ہوگا اور مفاہمتی یادداشت سے چاروں ممالک کے دفاعی صنعتی تعاون، تکنیکی اشتراک اور اسٹریٹجک شراکت داری کو فروغ ملے گا۔

Daily Qudrat Quetta
قدرت کوئٹہ
صفحات 8 قیمت 15 روپے ۔ چیف ایڈیٹر نعمت اللہ
جلد 22 جمعرات 22 اکتوبر 2026ء، 10 جمادی الاول 1447ھ شمارہ 196

وزیر اعلیٰ بلوچستان: گورننس کے چیلنجز سے نمٹنے کیلئے اضافی وسائل کی ضرورت ہے

پر خودکش حملہ ہوا تھا جس میں متعدد بے گناہ افراد جاں بحق ہوئے۔ اس واقعے کے بعد لاہور یا اسلام آباد میں موجود ایک اینکر پرسن نے ان سے رابطہ کر کے دریافت کیا کہ ڈپٹی کمشنر ابھی تک جائے وقوعہ پر کیوں نہیں پہنچے

تو بلوچستان میں ڈویژنز کی تعداد آٹھ تھی، جسے بڑھا کر بارہ کر دیا گیا ہے، جبکہ اضلاع کی تعداد تقریباً 36 سے بڑھا کر 41 کی گئی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد بڑے اضلاع کو چھوٹی انتظامی اکائیوں میں تقسیم کر کے انتظامی امور کو آسان بنانا اور عوام کو سرکاری خدمات تک بہتر رسائی فراہم کرنا ہے

اسلام آباد(خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے، اس لیے ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے بقیہ 1 صفحہ 6 پر

قیام اور موجودہ گورننس ماڈل کا سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند ہے، تاہم ضروری ہے کہ اس بحث کو سیمینارز اور ہوٹلوں تک محدود رکھنے کے بجائے پارلیمنٹ میں لے جایا جائے اور اس حوالے سے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سنوبر کانفرنس کے زیر اہتمام پاکستان کی انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ کئی ماہ سے پاکستان میں گورننس کے موجودہ ماڈل کی ... نو یا انہیں برقرار رکھنے کے حوالے سے بحث جاری ہے، جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ اس قومی مکالمے ... یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ ویسٹ منسٹر طرز جمہوریت کس حد تک عوام کو مطلوبہ نتائج فراہم کر پا رہی ہے ... یا انتظامی تقسیم اور رقبے کی موجودہ ترتیب بھی عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ ... یہ دیکھنا ہوگا کہ کہیں انتظامی اکائیوں کی موجودہ ... ہی ایسی مشکلات کا سبب تو نہیں بن رہی جن کی ... ایک نظام کو ناکام تصور کیا جا رہا ہے۔ میر سرفراز ... نے بلوچستان اور ملک کے دیگر حصوں کے درمیان جغرافیائی وسعت کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سے آنے والے ان کے دوست اور ساتھی ... واہگہ بارڈر سے سفر شروع کر کے راجن پور کے ... شاہراہ تک پہنچتے ہیں تو پنجاب کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے اور اس سفر میں تقریباً چھ سے سات گھنٹے لگتے ہیں۔ ... کے برعکس بلوچستان کے کسی ایک ضلع کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کرنے میں بھی دس گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ یہ فرق صوبے کے جغرافیائی پھیلاؤ اور انتظامی ضروریات کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان ... انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو اسی زمینی حقیقت کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس نوعیت کی اصلاحات کے لیے سب سے پہلے سیاسی اتفاق رائے ضروری ہے۔ قومی مباحثے اور سیمینارز اس سمت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، لیکن ان کی حقیقی افادیت اسی وقت سامنے آئے گی جب یہ بحث پارلیمنٹ تک پہنچے گی اور سیاسی جماعتیں مل بیٹھ کر قابل عمل حل پر اتفاق کریں گی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ بلوچستان کو نہ صرف مزید صوبوں یا انتظامی اکائیوں کی ضرورت ہے بلکہ موجودہ صوبائی انتظامی ڈھانچے کو بھی عوامی ضروریات کے مطابق مؤثر بنانا ناگزیر ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے اپنے دورِ وزارتِ داخلہ کے ایک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ خضدار کے

دور دراز علاقے سارونہ کے قریب ایک مزار پر خودکش حملہ ہوا تھا جس میں متعدد بے گناہ افراد جاں بحق ہوئے۔ اس واقعے کے بعد لاہور یا اسلام آباد میں موجود ایک اینکر پرسن نے ان سے رابطہ کر کے دریافت کیا کہ ڈپٹی کمشنر ابھی تک جائے وقوعہ پر کیوں نہیں پہنچے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو ضلعی ہیڈ کوارٹرز سے جائے وقوعہ تک پہنچنے میں تقریباً نو گھنٹے درکار تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب ایک انتظامی افسر کو اپنے ہی ضلع کے اندر کسی ہنگامی صورتحال پر ردعمل دینے کے لیے نو گھنٹے سفر کرنا پڑے تو اس سے انتظامی ڈھانچے اور جغرافیائی فاصلے کے درمیان موجود بنیادی مسئلے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے تحت وسائل کی تقسیم میں آبادی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے، تاہم انتظامی ضروریات، جغرافیائی وسعت اور عوام تک خدمات کی رسائی جیسے عوامل کو بھی مناسب اہمیت ملنی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ جب انہوں نے صوبائی حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو بلوچستان میں ڈویژنز کی تعداد آٹھ تھی، جسے بڑھا کر بارہ کر دیا گیا ہے، جبکہ اضلاع کی تعداد تقریباً 36 سے بڑھا کر 41 کی گئی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد بڑے اضلاع کو چھوٹی انتظامی اکائیوں میں تقسیم کر کے انتظامی امور کو آسان بنانا اور عوام کو سرکاری خدمات تک بہتر رسائی فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اپنے انتظامی اختیارات کے تحت ممکنہ اقدامات کیے ہیں، تاہم آئینی ترامیم اور دیگر بڑے فیصلوں کے لیے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے درکار ہوگا۔ بلدیاتی نظام کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وسائل کی کمی اپنی جگہ ایک اہم مسئلہ ہے، لیکن بلوچستان میں اس وقت بلدیاتی نظام موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے علم کے مطابق بلوچستان ان چند صوبوں میں شامل ہے جہاں بلدیاتی نظام فعال ہے، تاہم اس حوالے سے انہوں نے اپنے بیان میں حتمی دعویٰ کرنے کے بجائے وضاحت کی کہ انہیں دیگر صوبوں کی موجودہ صورتحال کا مکمل اندازہ نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بلوچستان میں بلدیاتی اداروں کی موجودہ مدت 8 فروری کو مکمل ہو رہی ہے۔

جدید ڈیجیٹل ذرائع سے صحت کی خدمات کی فراہمی اہمیت رکھتی ہے، سرفراز بگٹی

ہمارا عزم ہے کہ گرمی میں جھلسنے اور سردی میں ٹھٹھرنے والے تمام بلوچستانیوں کو معیاری صحت کی سہولیات کی فراہمی ممکن بنائی جائے

کوئٹہ(خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو گھر بیٹھے مفت طبی مشاورت کی سہولت بقیہ 18 صفحہ 6 پر

فراہم کرنے کے لیے جدید ڈیجیٹل ایپلی کیشن "صحت دہلیز" متعارف کروادی ہے، جس کے ذریعے شہری 24 گھنٹے، سال کے 365 دن تجربہ کار طبی ماہرین سے مفت مشاورت حاصل کر سکیں گے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانا حکومت بلوچستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔

اسلام آباد: وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی پاکستان کی انتظامی تنظیم نو پر قومی مباحثے "نئے صوبوں کے قیام" سے متعلق نشست میں اظہار خیال کر رہے ہیں

CamScanner

DIRECT… GENERAL… RELATIONS… | نظامت اعلیٰ … حکومت …

Bullet No.

Page No. 13

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

بانی: سید فصیح اقبال — چیف ایڈیٹر: محمد حیدر امین

جلد 81 | جمعرات 22 اکتوبر 2026ء، 10 جمادی الاول 1448ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 290

صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے

وزیراعلیٰ بلوچستان

دیکھنا ہوگا کہ کہیں انتظامی اکائیوں کی موجودہ تقسیم ہی ایسی مشکلات کا سبب تو نہیں بن رہی جن کی وجہ سے ایک نظام کو ناکام تصور کیا جا رہا ہے

صوبائی حکومت نے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو گھر بیٹھے مفت طبی مشاورت کی سہولت فراہم کرنے کے لیے جدید ڈیجیٹل ایپلی کیشن ''صحت دہلیز'' متعارف کروا دی ہے

اسلام آباد (خ ن یو این اے) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے، اس لیے ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے قیام اور موجودہ گورننس ماڈلز کا سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند ہے، تاہم ضروری ہے کہ اس بحث کو سیمینارز اور ہوٹلوں تک محدود رکھنے کے بجائے پارلیمنٹ میں لے جایا جائے اور اس حوالے سے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے صنوبر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پاکستان کی انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ کئی ماہ سے پاکستان میں گورننس کے موجودہ ماڈلز کی تشکیل نو یا انہیں برقرار رکھنے کے حوالے سے بحث جاری ہے، جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ اس قومی مکالمے میں یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ ویسٹ منسٹر طرز جمہوریت کس حد تک عوام کو مطلوبہ نتائج فراہم کر پا رہی ہے اور آیا انتظامی تقسیم اور رقبے کی موجودہ ترتیب عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی میں رکاوٹ تو نہیں بن رہی۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کہیں انتظامی [illegible] موجودہ [illegible] ہی ایسی مشکلات کا سبب تو نہیں بن رہی جن کی وجہ سے ایک نظام کو ناکام تصور کیا جا رہا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان اور ملک کے دیگر حصوں کے درمیان جغرافیائی وسعت کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سے آنے والے ان کے دوست اور ساتھی جب واہگہ بارڈر سے سفر شروع کر کے راجن پور کے قریب شاہراہ تک پہنچتے ہیں تو پنجاب کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے، اور اس سفر میں تقریباً چھ سے سات گھنٹے لگتے ہیں۔ اس کے برعکس بلوچستان کے کسی ایک ضلع کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کرنے میں بھی دس گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ یہ فرق صوبے کے جغرافیائی پھیلاؤ اور انتظامی ضروریات کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو اسی زمینی حقیقت کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اس نوعیت کی اصلاحات کے لیے سب سے پہلے سیاسی اتفاق رائے ضروری ہے۔ قومی مباحثے اور سیمینارز اس سمت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، لیکن ان کی حقیقی افادیت اسی وقت سامنے آئے گی جب یہ بحث پارلیمنٹ تک پہنچے گی اور سیاسی جماعتیں مل بیٹھ کر قابل عمل حل پر اتفاق کریں گی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ بلوچستان کو نہ صرف مزید صوبوں یا انتظامی اکائیوں کی ضرورت ہے بلکہ موجودہ صوبائی انتظامی ڈھانچے کو بھی عوامی ضروریات کے مطابق مؤثر بنانا ناگزیر ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے اپنے دور وزارت داخلہ کے ایک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ خضدار کے دور دراز علاقے سارونہ کے قریب ایک مزار پر خودکش حملہ ہوا تھا جس میں متعدد بے گناہ افراد جاں بحق ہوئے۔ اس واقعے کے بعد لاہور یا اسلام آباد میں موجود ایک اینکر پرسن نے ان سے رابطہ کر کے دریافت کیا کہ ڈپٹی کمشنر ابھی تک جائے وقوعہ پر کیوں نہیں پہنچے۔ وزیراعلیٰ نے بتایا کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو ضلعی ہیڈکوارٹرز سے جائے وقوعہ تک پہنچنے میں تقریباً نو گھنٹے درکار تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب ایک انتظامی افسر کو اپنے ہی ضلع کے اندر کسی ہنگامی صورتحال پر ردعمل دینے کے لیے نو گھنٹے سفر کرنا پڑے تو اس سے انتظامی ڈھانچے اور جغرافیائی فاصلے کے درمیان موجود بنیادی مسئلے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے تحت وسائل کی تقسیم میں آبادی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے، تاہم انتظامی ضروریات، جغرافیائی وسعت اور عوام تک خدمات کی رسائی جیسے عوامل کو بھی مناسب اہمیت ملنی چاہیے۔ وزیراعلیٰ نے بتایا کہ جب انہوں نے صوبائی حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو بلوچستان میں ڈویژنز کی تعداد آٹھ تھی، جسے بڑھا کر بارہ کر دیا گیا ہے، جبکہ اضلاع کی تعداد تقریباً 36 سے بڑھا کر 41 کی گئی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد بڑے اضلاع کو چھوٹی انتظامی اکائیوں میں تقسیم کر کے انتظامی امور کو آسان بنانا اور عوام کو سرکاری خدمات تک بہتر رسائی فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اپنے انتظامی اختیارات کے تحت ممکنہ اقدامات کیے ہیں، تاہم آئینی ترامیم اور دیگر بڑے فیصلوں کے لیے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے درکار ہوگا۔ بلدیاتی نظام کے حوالے سے وزیراعلیٰ نے کہا کہ وسائل کی کمی اپنی جگہ ایک اہم مسئلہ ہے، لیکن بلوچستان میں اس وقت بلدیاتی نظام موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے علم کے مطابق بلوچستان ان چند صوبوں میں شامل ہے جہاں بلدیاتی نظام فعال ہے، تاہم اس حوالے سے انہوں نے اپنے بیان میں حتمی دعویٰ کرنے کے بجائے وضاحت کی کہ انہیں دیگر صوبوں کی موجودہ صورتحال کا مکمل اندازہ نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بلوچستان میں بلدیاتی [illegible] مدت 8 فروری کو مکمل ہو رہی ہے۔

Balochistan Times

92 NEWS MEDIA GROUP

balochistantimes.pk @balochistantimes.pk BTimes_pk

Regd No. B.C.6 VOL XLV No. 1614 QUETTA Thursday October 22, 2026 / Jumada al-Awwal 10, 1448

ISLAMABAD: Chief Minister Mir Sarfraz Bugti speaking at a national dialogue on administrative reorganisation and creation of new provinces on Wednesday.

Efforts afoot to bring health facilities to doorstep: Bugti

Says Balochistan needs more administrative units, stronger LG system

Staff Report

QUETTA/ISLAMABAD: Chief Minister Mir Sarfraz Bugti on Wednesday announced the launch of a modern digital application, "Sehat Dehleez" (Health at the Doorstep). this initiative aims to provide free medical consultations to residents of remote and underdeveloped areas, allowing them to access expert medical advice 24 hours a day, 365 days a year, from the comfort of their homes.

In a post on the social media platform X, the Chief Minister said that bringing healthcare services to the public's doorstep through modern technology is a key priority for the Government of Balochistan.

He noted that on the very first day of the app's operation, experienced doctors provided free medical consultations through 791 calls, a clear testament to the utility of this service and the public's need for it.

Chief Minister Mir Sarfraz Bugti emphasized that, given Balochistan's vast geographical expanse, the presence of isolated communities, and the challenges in accessing medical facilities in certain regions, the delivery of healthcare services via modern digital means is of great importance. Moreover, Chief Minister Mir Sarfraz Bugti has stressed the need for additional administrative units, an effective local government system, and enhanced resource allocations to address governance challenges in the province, improve public service delivery, and bring administration closer to the people.

Speaking at a national dialogue on administrative reorganisation and the creation of new provinces in Pakistan, organised by the Sanober Foundation, the chief minister said governing a vast province like Balochistan solely from Quetta posed significant administrative challenges. He called for a serious review of the country's administrative structure, governance models and the question of establishing new provinces. Sarfraz Bugti welcomed the ongoing national debate on governance reforms, describing it as a positive development. However, he said discussions on such important issues should not remain confined to seminars and hotels but should be taken to Parliament, where broader political consensus could be developed.

The chief minister said it was necessary to assess whether the Westminster-style democratic system was delivering the desired results to citizens and whether existing administrative and territorial arrangements were creating obstacles to efficient governance and service delivery. He noted that some of the challenges attributed to governance systems might, in fact, stem from the current administrative divisions themselves. Highlighting the unique geographical realities of Balochistan, Sarfraz Bugti compared the province's vastness with other parts of the country. He said a journey across Punjab from the Wagah border to the southern district of Rajanpur typically takes six to seven hours, whereas travelling from one point to another within a single district of Balochistan can take up to ten hours. This, he said illustrated the scale of the province's administrative challenges and underscored the need for reforms tailored to local realities.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No.________

Dated: 22 OCT 2026

Page No. 15

وفاقی منصوبے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، میر سلیم احمد کھوسہ

ترقیاتی منصوبوں سے صوبے کی معاشی و سماجی ترقی کو فروغ ملے گا

غفلت برتنے والے آفیسران کے ساتھ کسی بھی قسم کی نرمی نہیں ہوگی

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر مواصلات وتعمیرات میر سلیم احمد کھوسہ کی زیر صدارت صوبے میں جاری وفاقی منصوبوں پر پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے ایک اہم اجلاس منعقد ہوا اجلاس میں سیکریٹری مواصلات وتعمیرات بابر خان چیف انجینئر فیڈرل پروجیکٹس ڈاکٹر سجاد بلوچ چیف انجینئر خاران مکران زون چیف انجینئر سی زون اور مختلف منصوبوں .... بقیہ 39 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 39 صفحہ نمبر 7 پر

کے پروجیکٹ ڈائریکٹرز و دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی اجلاس کے دوران چیف انجینئر فیڈرل پروجیکٹس ڈاکٹر سجاد بلوچ نے صوبے میں جاری تمام وفاقی ترقیاتی منصوبوں پر ہونے والی پیش رفت منصوبوں کی تکمیل کے لیے مقررہ ٹائم فریم درپیش مالی و تکنیکی مشکلات اور دیگر متعلقہ امور کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی اس موقع پر سیکریٹری مواصلات وتعمیرات بابر خان نے کہا کہ صوبے میں جاری وفاقی منصوبے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں جن کی تکمیل سے صوبے کے بنیادی ڈھانچے میں نمایاں بہتری آئے گی اور ترقی کے عمل میں ایک نئی رفتار پیدا ہوگی انہوں نے کہا کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی جانب سے ان منصوبوں پر پیش رفت کا تسلسل کے ساتھ جائزہ لیا جا رہا ہے تاکہ ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل کو یقینی بنایا جا سکے سیکریٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان نے مزید کہا کہ منصوبوں کی راہ میں حائل مالی یا تکنیکی نوعیت کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جا رہے ہیں تاکہ ترقیاتی کام مقررہ مدت کے اندر مکمل ہوں اور عوام کو ان کے ثمرات جلد از جلد حاصل ہو سکیں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی وزیر مواصلات وتعمیرات میر سلیم احمد کھوسہ نے کہا کہ نامساعد حالات کے باوجود ترقیاتی منصوبوں کو جاری رکھنا اور انہیں تکمیل کی جانب لے جانا قابل تحسین اقدام ہے انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ وفاقی منصوبوں پر کام کی رفتار میں مزید تیزی لائی جائے اور حساس نوعیت کے منصوبوں پر سیکورٹی کے حوالے سے بھی اقدامات اٹھائے جائیں منصوبوں کی بروقت تکمیل میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں صوبائی وزیر نے کہا کہ یہ منصوبے صوبے کے عوام کے لیے انتہائی اہمیت رکھتے ہیں

سیاست یا کرسی نہیں عوام کی خدمت مقصد ہے، میر عاصم کرد گیلو

عوام کے دلوں سے کبھی نہیں کھیلا، نہ ہی نوکریاں فروخت کی، گفتگو

سبی (اے این این) صوبائی وزیر ریونیو و پاکستان مسلم لیگ ن کے مرکزی رہنما میر عاصم کرد گیلو نے کہا ہے کہ کرسی اور اقتدار کی سیاست ہمارا مقصد نہیں بلکہ عوام کی بلا رنگ و نسل خدمت ہے حلقہ انتخاب سمیت بلوچستان کی ترقی اور عوام کے معیار زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے تعلیم روزگار کے مواقع سمیت دیگر سہولیات کی فراہمی میں پاکستان مسلم لیگ ن کی......... بقیہ 49 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 49 صفحہ نمبر 7 پر

کاوشیں کسی سے پوشیدہ نہیں حلقہ انتخاب کی عوام علاقائی مسئلہ مسائل کے خاتمہ امن خوشحالی ترقی چاہتے ہوئے خوشحال زندگی بسر کر رہی ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے جنرل کونسلر میونسپل کمیٹی سبی و سیاسی عوامی سماجی شخصیت میر اللہ داد جتوئی سے گفتگو کرتے ہوئے کیا صوبائی وزیر ریونیو و پاکستان مسلم لیگ ن کے مرکزی رہنما میر عاصم کرد گیلو نے کہا کہ حلقہ انتخاب سمیت بلوچستان بھر میں عوامی مسائل کے حل کے لئے کوشاں ہوں کالجز یونیورسٹیز سمیت بلوچستان بھر میں تعلیمی درس گاہوں کی بہترین تعلیمی معیار کی بلندی اور زیر تعلیم طلباء و طالبات کو درپیش مسائل کے حل کے لئے بھی بھرپور جدوجہد کی جارہی ہے پاکستان مسلم لیگ ن بلوچستان سمیت ملک بھر کی عوام کو مسائل سے نجات دلانے کی صلاحیت رکھتی ہے

عوام کی جان و مال کا تحفظ اولین ترجیح ہے، میر ضیا لانگو

قیام امن کیلئے تمام ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں، بات چیت

صوبائی وزیر داخلہ کا کوئٹہ کے مختلف علاقوں کا دورہ، سیکورٹی کا جائزہ لیا

کوئٹہ (آئی این پی) وزیر داخلہ بلوچستان میر ضیا اللہ لانگو نے کوئٹہ شہر کے مختلف علاقوں کا اچانک دورہ کیا اور وہاں سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر انہوں......... بقیہ 9 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 9 صفحہ نمبر 7 پر

نے شہر میں امن و امان کی صورتحال اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے کیے گئے اقدامات کا

معائنہ کیا۔ وزیر داخلہ میر ضیا اللہ لانگو نے سیکورٹی انتظامات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبے میں امن و امان کے قیام اور شہریوں کو محفوظ ماحول فراہم کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

صوبے میں اقلیتی برادری عدم تحفظ کا شکار ہو چکی، سنجے کمار

ہندو برادری سبی کی دوشیزہ کے اغواء قابل مذمت ہے، بیان

سبی (اے این این) پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور بلوچستان و پاکستان پیپلز پارٹی اقلیتی امور کے مرکزی رہنما سنجے کمار پنجوانی نے ہندو برادری سبی کی دوشیزہ کے اغواء کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایسے واقعات کا رونما ہونا اقلیتی برادری میں عدم تحفظ پیدا کرتے ہے جس کو ہم کسی صورت قبول نہیں کریں گے ان خیالات کا اظہار انہوں نے توکل پرسن برائے اقلیتی امور لکھی عامر چنڈال کی قیادت میں ملنے والے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کیا رکن سنجے کمار پنجوانی نے کہا ہے کہ سبی سمیت بلوچستان بھر میں بسنے والے ہندو و اقلیتی .... بقیہ 55 صفحہ نمبر 7

بقیہ 55 صفحہ نمبر 7

برادری لاوارث نہیں سبی سے اغواء ہونے والی کم سن بچی کو فوری طور پر بازیاب کر کے والدین سمیت بلوچستان میں بسنے والی اقلیتی برادری میں پائی جانے والی بے چینی ختم کی جائے قبل ازیں لکھی عامر چنڈال لکھی عمران چنڈال نے کم سن ہندو دوشیزہ کے حوالے سے تفصیل سے آگہی فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ سبی سے تعلق رکھنے والی بندیا کماری ولد سنجے کمار جو انتہائی معصوم بچی ہے جس کی عمر 14 سال ہے پاکستان کے آئین و قانون میں کم عمر کی شادی جرم ہے جبکہ اس بچی کو زبردستی اغواء کیا گیا اس موقع پر سنجے کمار پنجوانی نے کہ ایسے واقعات سبی کوئٹہ کو لورالائی ڈیرہ مراد جمالی سمیت سندھ بلوچستان بھر میں اقلیتی برادری عدم تحفظ کا شکار ہو چکی ہے انہوں نے کہا کہ سبی سمیت بلوچستان بھر میں بسنے والی اقلیتی برادری لاوارث نہیں اقلیتی برادری کے تحفظ کے لئے صوبائی قومی اسمبلیوں سمیت سینٹ میں نمائندگی موجود ہے

عوام کے بنیادی مسائل کا حل اولین ترجیح ہے، فیصل جمالی

عوامی مسائل کا حل یقینی بنانا ہماری سیاست کا اصل مقصد ہے

استا محمد (آن لائن) صوبائی وزیر لائیو اسٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ عوام کے بنیادی مسائل کا حل سیاست کا بنیادی مقصد ہے عوام کو صحت، تعلیم، پینے کے صاف پانی، بہتر مواصلاتی نظام اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی ہماری ترجیحات میں شامل ہے انہوں نے کہا کہ سیاست کا اصل مقصد عوام کی خدمت اور ان کے مسائل کا حل یقینی بنانا ہے۔ عوامی نمائندوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے درمیان رہ کر ان کے مسائل سنیں......... بقیہ 53 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 53 صفحہ نمبر 7 پر

اور ان کے حل کے لیے عملی اقدامات کریں صوبائی وزیر فیصل خان جمالی نے مزید کہا کہ ضلع اوستا محمد سمیت بلوچستان کے مختلف علاقوں میں عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لیے دستیاب وسائل کو بروئے کار لانے کی کوششیں جاری ہیں۔ عوامی مسائل کے حل اور علاقے کی ترقی کے لیے متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر اقدامات کرنا ضروری ہے تاکہ شہریوں کو بہتر سہولیات میسر آ سکیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 22 OCT 2026

Page No. 16

3 سال بعد بلوچستان کے تمام ماحولیاتی نمونے پولیو سے پاک

چیف سیکرٹری کی زیر صدارت اجلاس، غیر تسلی بخش کارکردگی والے اضلاع کو بہتری کی ہدایت

کوئٹہ (خ ن) چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی زیر صدارت صوبائی ٹاسک فورس برائے انسداد پولیو کا اہم اجلاس ہوا جس میں صوبے سے پولیو وائرس کے مکمل خاتمے کے لیے جاری اقدامات اور آئندہ مہم کی تیاریوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا صوبائی کوآرڈینیٹر انعام الحق نے انسداد پولیو مہم، ویکسینیشن کوریج، مائیکرو پلاننگ سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی چیف سیکرٹری نے حکومت کی مسلسل کوششوں سے تین سال بعد صوبے کے تمام ماحولیاتی نمونے منفی آنے پر پولیو ٹیموں کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ محنت ٹیموں کی محنت، بروقت نگرانی اور موثر حکمت عملی سے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں اسی لگن، یکسوئی اور مسلسل کوشش سے بلوچستان کو پولیو سے پاک بنایا جائے گا۔ انہوں نے غیر تسلی بخش کارکردگی کے اضلاع کو آئندہ مہم میں اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی ہدایت کی۔

MASHRIQ QUETTA

صوبے کو پولیو سے پاک بنایا جائیگا، چیف سیکرٹری بلوچستان

انسداد پولیو کی ٹیموں کی محنت، بروقت نگرانی اور موثر حکمتِ عملی سے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں، شکیل قادر خان

انسداد پولیو سے متعلق اجلاس، وائرس کے مکمل خاتمے کیلئے جاری اقدامات اور آئندہ مہم کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا

کوئٹہ (خ ن) چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی زیر صدارت صوبائی ٹاسک فورس برائے انسداد پولیو کا اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں صوبے سے پولیو وائرس کے مکمل خاتمے کے لیے جاری اقدامات اور آئندہ مہم کی تیاریوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں صوبائی کوآرڈینیٹر انعام الحق نے انسداد پولیو مہم، ویکسینیشن کوریج، مائیکرو پلاننگ سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی۔ اجلاس سے اظہار خیال کرتے ہوئے چیف سیکرٹری نے صوبائی حکومت کے مسلسل کوششوں سے تین سال بعد صوبے کے تمام ماحولیاتی نمونے منفی آنے پر پولیو ٹیموں کی .... بقیہ 38 صفحہ نمبر 7 پر

کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ انسداد پولیو ٹیموں کی محنت، بروقت نگرانی اور موثر حکمت عملی سے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسی لگن، یکسوئی اور مسلسل کوشش سے بلوچستان کو پولیو سے پاک بنایا جائے گا۔ انہوں نے غیر تسلی بخش کارکردگی کے اضلاع کو آئندہ مہم میں اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ پولیو کا خاتمہ صوبے سے ہر حال میں کیا جائے گا اور اس قومی مقصد کے حصول کے لیے تمام متعلقہ محکمے، ضلعی انتظامیہ اور انسداد پولیو ٹیمیں مکمل لگن اور احتیاط سے اپنے فرائض انجام دیں گی۔ اجلاس میں ایکسپینڈڈ امیونائزیشن پروگرام کے حوالے سے بھی بریفنگ دی گئی۔ چیف سیکرٹری نے ای پی آئی پروگرام میں غیر حاضر ملازمین کے خلاف قانونی کارروائی کی ہدایت کی۔ اجلاس میں سیکرٹری صحت، سوشل سیکرٹری واٹل، متعلقہ سینئر حکام، ضلعی انتظامیہ اور انسداد پولیو سے وابستہ اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ چیف سیکرٹری نے تمام ڈپٹی کمشنرز اور ضلعی صحتی حکام کو ہدایت دی کہ آئندہ مہم کی نگرانی از خود کریں، خطرے سے دوچار علاقوں پر خصوصی توجہ دیں اور ہر بچے تک ویکسینیشن کی رسائی کو یقینی بنائیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No.__________

Dated: 22 OCT 2026 Page No. 7

معاشی ترقی کیلئے حکومت اور نجی شعبے کا اشتراک ناگزیر ہے، بلال کاکڑ

حکومت بلوچستان کی ترقی اور سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول کی فراہمی کے لیے پرعزم ہے، وائس چیئرمین سرمایہ کاری بورڈ

بلوچستان اکنامک اینڈ انویسٹمنٹ فورم 2026 لاہور میں منعقد، صنعتی ترقی اور مختلف شعبوں میں تعاون کے نئے مواقع اجاگر

لاہور (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن اور ہدایات کے مطابق بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ (BBoIT) اور فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (FFCCI) کے اشتراک سے بلوچستان اکنامک اینڈ انویسٹمنٹ فورم 2026 لاہور میں منعقد ہوا، جس میں بلوچستان میں سرمایہ کاری کے وسیع امکانات، کاروباری اشتراک، صنعتی ترقی اور مختلف شعبوں میں تعاون کے نئے مواقع کو اجاگر کیا گیا۔ فورم کا مقصد ملکی سرمایہ کاروں اور کاروباری برادری کو بلوچستان کی معاشی استعداد، قدرتی وسائل اور ....

بقیہ 42 صفحہ نمبر 7 پر

سرمایہ کاری کے سازگار امکانات سے آگاہ کرنا، نجی شعبے کے ساتھ روابط کو مضبوط بنانا اور صوبے میں معاشی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے مشترکہ کوششوں کی راہ ہموار کرنا تھا۔ فورم کے مہمان خصوصی ایس ایم تنویر، سرپرست اعلیٰ یونائیٹڈ بزنس گروپ (UBG) اور سابق صوبائی وزیر حکومت پنجاب نے اپنے خطاب میں سرمایہ کاری کے فروغ، کاروباری اشتراک اور معاشی ترقی کے لیے مشترکہ کوششوں کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان اکنامک اینڈ انویسٹمنٹ فورم 2026 صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ، کاروباری روابط کے استحکام اور سرکاری و نجی شعبوں کے درمیان تعاون کو وسعت دینے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ جس سے بلوچستان کے معاشی امکانات کو اجاگر کرنے اور وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کے ترقیاتی وژن کے مطابق صوبے کو سرمایہ کاری اور کاروباری سرگرمیوں کے لیے ایک پرکشش مقام بنانے کی کوششوں فروغ ملے گا۔ بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کے وائس چیئرمین بلال خان کاکڑ نے اپنے خطاب میں وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے صوبے میں سرمایہ کاری، کاروباری سرگرمیوں کے فروغ اور معاشی ترقی کے وژن کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت بلوچستان کی ترقی اور سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول کی فراہمی کے لیے پرعزم ہے۔ بلال خان کاکڑ نے اس امر پر زور دیا کہ بلوچستان میں پائیدار معاشی ترقی کے لیے حکومت اور نجی شعبے کے درمیان اشتراک ناگزیر ہے۔

بلوچستان بینک اور آسان کاروبار ایکٹ کی منظوری اہم ہے، ایس ایم تنویر

بلوچستان کے ہر شعبے میں کام ہو رہا ہے اور صوبے کی ترقی کے لیے مختلف شعبوں پر توجہ دی جا رہی ہے، پیٹرن انچیف

بلوچستان کی ترقی، عوام کی فلاح و بہبود اور بنیادی سہولتوں کی بہتری کے لیے اقدامات جاری رکھنے کی ضرورت ہے

لاہور (بیورو رپورٹ) پیٹرن انچیف یو بی جی ایس ایم تنویر نے کہا ہے کہ بلوچستان بینک اور آسان کاروبار ایکٹ کی منظوری اہم پیش رفت ہے۔ لاہور میں ایس ایم تنویر کا 'اکنامکس اینڈ انویسٹمنٹ' فورم سے خطاب کرتے ہوئے کہنا تھا کہ بلوچستان میں کاروبار، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں بہتری کے لیے اقدامات جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں کاروباری سرگرمیوں کے فروغ اور ....

بقیہ 62 صفحہ نمبر 7 پر

معاشی ترقی کے لیے اہم اقدامات کیے جا رہے ہیں، بلوچستان بینک کی منظوری اور آسان کاروبار ایکٹ کی منظوری صوبے میں کاروبار کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کی جانب اہم پیش رفت ہے۔ پیٹرن انچیف یو بی جی ایس کا وزیراعلیٰ بلوچستان کی تعریف کرتے ہوئے کہنا تھا کہ وہ ایک بہادر انسان ہیں، بلوچستان کے لوگوں کو ایسا وزیراعلیٰ دوبارہ نہیں ملے گا، بلوچستان کے ہر شعبے میں کام ہو رہا ہے اور صوبے کی ترقی کے لیے مختلف شعبوں پر توجہ دی جا رہی ہے۔ ایس ایم تنویر نے تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کے ہر بچے کو پڑھانا ہے، صوبے کے بچوں کو تعلیم دلوانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے تاکہ انہیں بہتر تعلیمی مواقع میسر آسکیں ان کا صحت کے شعبے سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہنا تھا کہ بلوچستان کے ہسپتالوں کو بھی بہتر بنانا ہے، صوبے میں تعلیم، صحت اور کاروبار سمیت تمام اہم شعبوں کی بہتری کے لیے مشترکہ کوششیں ضروری ہیں۔ پیٹرن انچیف یو بی جی ایس کا مزید کہنا تھا کہ بلوچستان کی ترقی، عوام کی فلاح و بہبود اور بنیادی سہولتوں کی بہتری کے لیے اقدامات جاری رکھنے کی ضرورت ہے، جبکہ تعلیم اور صحت کے شعبوں کو مزید مؤثر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

بلوچستان اسمبلی، سرداری نظام کے خاتمے کی قرارداد آج پیش کی جائیگی

قرارداد میں نواب سردار لفظ لکھنے اور بولنے سے متعلق پابندی عائد کرنے کا مطالبہ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں صوبے سے سرداری نظام کے خاتمے اور نواب، سردار لفظ بولنے اور لکھنے سے متعلق قرارداد جمع، آج اجلاس میں پیش کی جائیگی، تفصیلات کے مطابق بلوچستان اسمبلی کا اجلاس آج صبح 11 بجے ہوگا۔ اجلاس.........

بقیہ 16 صفحہ نمبر 7 پر

قانونی طریقہ سے داخل ہونے والے حوثی ملیشیا سے وابستہ افراد کو ملک بدر کرنے پر بھی غور ہو رہا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.______ Dated: 22 OCT 2026 Page No. 18

لاہور میں ''بلوچستان اکنامک اینڈ انویسٹمنٹ فورم 2026'' کا انعقاد

صوبے میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں، ایم تنویر اور بلال خان کاکڑ کا خطاب

لاہور (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن اور ہدایات کے مطابق بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ اور فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے اشتراک سے بلوچستان اکنامک اینڈ انویسٹمنٹ فورم 2026 لاہور میں منعقد ہوا، جس میں بلوچستان میں سرمایہ کاری کے وسیع امکانات، کاروباری اشتراک، ... ترقی اور مختلف شعبوں میں تعاون کے نئے مواقع کو اجاگر کیا گیا۔ مہمان خصوصی ایس ایم تنویر، سرپرست اعلیٰ یونائیٹڈ بزنس گروپ اور سابق صوبائی وزیر پنجاب نے اپنے خطاب میں سرمایہ کاری کے فروغ، کاروباری اشتراک اور معاشی ترقی کے لیے مشترکہ کوششوں کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان اکنامک اینڈ انویسٹمنٹ فورم 2026 صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ، کاروباری روابط کے استحکام اور سرکاری و نجی شعبوں کے درمیان تعاون کو وسعت دینے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ جس سے بلوچستان کے معاشی امکانات کو اجاگر کرنے اور وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی کے ترقیاتی وژن کے مطابق صوبے کو سرمایہ کاری اور کاروباری سرگرمیوں کے لیے ایک پرکشش مقام بنانے کی کوششوں فروغ ملے گا۔ بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کے وائس چیئرمین بلال خان کاکڑ نے خطاب میں وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی کے صوبے میں سرمایہ کاری، کاروباری سرگرمیوں کے فروغ اور معاشی ترقی کے وژن کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت بلوچستان کی ترقی اور سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول کی فراہمی کے لیے پرعزم ہے۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس آج ہوگا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان اسمبلی کا اجلاس دو دن کے وقفے کے بعد آج دن گیارہ بجے ہوگا جس میں جماعت اسلامی کے ہدایت الرحمن بلوچ بلوچستان سے فوری طور پر سرداری نظام کے خاتمے، جمعیت کے زابد علی ریکی ضلع واشک میں وال تا ماشکیل 80 کلومیٹر اور وال تا دیسمہ 40 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر و بحالی یقینی بنانے، جمعیت کی رکن شاہدہ رؤف صوبے کے سرکاری پرائمری اسکولوں میں عربی زبان کو لازمی مضمون کے طور پر متعارف کرانے اور جمعیت کے رکن ... میں موجود یونیورسٹی آف بلوچستان کے سب کیمپس کو مکمل یونیورسٹی کا درجہ دینے، مطلوبہ فنڈز فراہم اور اسٹاف کی تعیناتی سے متعلق الگ الگ قراردادیں پیش کریں گے جبکہ ہدایت الرحمن بلوچ قومی شاہراہوں پر ریسکیو اور ایمرجنسی ریسپانس کے نظام کو مزید مؤثر بنانے کی بابت توجہ دلاؤ نوٹس اور وزیر تعلیم میر ظہور احمد بلیدی ... اسکول آف ... سائنسز ... کا مسودہ قانون مصدرہ 2026، مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026، پیش کریں گی۔

INTEKHAB QUETTA

بلوچستان میں 58 لاکھ 13 ہزار 241 رجسٹرڈ ووٹرز، تازہ اعداد و شمار جاری

ملک میں ووٹرز کی تعداد 13 کروڑ 75 لاکھ سے تجاوز کرگئی، پنجاب میں سب سے زیادہ، سندھ میں 2 کروڑ 89 لاکھ سے زائد افراد حق رائے دہی کیلئے رجسٹرڈ، الیکشن کمیشن

کراچی (این این آئی) الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ملک میں رجسٹرڈ ووٹرز کے تازہ اعداد و شمار جاری کردیے ہیں، جن کے مطابق پاکستان میں ووٹرز کی مجموعی تعداد 13 کروڑ 75 لاکھ 47 ہزار 252 ہوگئی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق ملک میں مرد ووٹرز کی تعداد خواتین کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق ملک میں 7 کروڑ 32 لاکھ 33 ہزار 127 مرد ووٹرز رجسٹرڈ ہیں، جو مجموعی تعداد کا 53.24 فیصد ہیں، جبکہ خواتین ووٹرز کی تعداد 6 کروڑ 43 لاکھ 14 ہزار 125 ہے، جو مجموعی ووٹرز کا 46.76 فیصد بنتی ہے۔ صوبائی اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں سب سے زیادہ 7 کروڑ

بقیہ نمبر 52 صفحہ 5 پر

79 لاکھ 38 ہزار 807 ووٹرز رجسٹرڈ ہیں، جن میں 4 کروڑ 10 لاکھ 67 ہزار 276 مرد اور 3 کروڑ 68 لاکھ 71 ہزار 531 خواتین شامل ہیں۔ سندھ میں رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد 2 کروڑ 89 لاکھ 12 ہزار 141 ہے۔ ان میں ایک کروڑ 55 لاکھ 3 ہزار 293 مرد اور ایک کروڑ 34 لاکھ 8 ہزار 848 خواتین ووٹرز شامل ہیں۔ خیبرپختونخوا میں ووٹرز کی تعداد 2 کروڑ 36 لاکھ کے لگ بھگ ہے، جن میں ایک کروڑ 27 لاکھ 56 ہزار 893 مرد اور ایک کروڑ 8 لاکھ 43 ہزار 205 خواتین ووٹرز شامل ہیں۔ بلوچستان میں مجموعی طور پر 58 لاکھ 13 ہزار 241 ووٹرز رجسٹرڈ ہیں، جن میں 32 لاکھ 37 ہزار 761 مرد اور 25 لاکھ 75 ہزار 480 خواتین شامل ہیں۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد 12 لاکھ 82 ہزار 965 ہے، جن میں 6 لاکھ 67 ہزار 904 مرد اور 6 لاکھ 15 ہزار 61 خواتین ووٹرز شامل ہیں۔ الیکشن کمیشن کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق ملک بھر میں مرد ووٹرز کی شرح خواتین سے زیادہ ہے، تاہم خواتین ووٹرز کی تعداد بھی 6 کروڑ 43 لاکھ سے تجاوز کرچکی ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 22 OCT 2026 Page No. 19

بلوچستان کے مسائل پر آواز اٹھانا سیاسی جماعتوں کا حق ہے، مولانا ہدایت الرحمن

سیاسی جماعتیں عوامی مسائل حل نہ ہونے کے خلاف جمہوری احتجاج نہیں کریں گی تو پھر کون کرے گا؟، رکن اسمبلی

تحفظات دور کیے جائیں اور آئین و قانون کے مطابق شہریوں کے بنیادی حقوق یقینی بنائے جائیں، بات چیت

کوئٹہ (آن لائن) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے گوادر مولانا ہدایت الرحمن بلوچ نے کہا ہے کہ حکومت اور متعلقہ اداروں کو سیاسی کارکنان کے نام فورتھ شیڈول میں شامل کرنے کے بجائے صوبے میں امن وامان کی بحالی، جبری گمشدگیوں کے خاتمے اور عوام کے جان و مال کے تحفظ پر توجہ دینی چاہیے۔ بلوچستان میں شاہراہیں بند ہیں، لاتعلق لوگ لاپتہ ہو رہے ہیں ایسے حالات میں عوامی مسائل......... بقیہ 57 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 57 صفحہ نمبر 7 پر

اور مشکلات پر آواز اٹھانا سیاسی جماعتوں اور کارکنان کا جمہوری حق ہے۔ اگر سیاسی جماعتیں عوامی مسائل کے خلاف جمہوری احتجاج اور مزاحمت نہیں کریں گی تو پھر کون کرے گا؟ جماعت اسلامی پرامن جمہوری جدوجہد کرنے والے سیاسی کارکنان کے خلاف ناجائز مقدمات کے اندراج اور ان کے نام فورتھ شیڈول میں شامل کرنے کی مذمت کرتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سیکریٹری داخلہ بلوچستان حمزہ شفقت سے ملاقات کے دوران کیا۔ ملاقات میں بلوچستان میں امن و امان کے قیام، جبری گمشدگیوں کے خاتمے اور فورتھ شیڈول میں شامل سیاسی کارکنان کے نام نکالنے سمیت اہم امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ایڈیشنل سیکریٹری داخلہ جمیل رند بھی موجود تھے۔ مولانا ہدایت الرحمن بلوچ نے کہا کہ سیاسی کارکنان کو دباؤ میں لانے کے بجائے ان کے تحفظات دور کیے جائیں اور آئین و قانون کے مطابق شہریوں کے بنیادی حقوق یقینی بنائے جائیں۔ پرامن سیاسی سرگرمیوں کو محدود کرنے سے مسائل حل نہیں ہوں گے

صوبائی صدر کیخلاف جھوٹے مقدمات اور گرفتاری سازش ہے، اے این پی

متاثرہ فریق کے اظہار لاتعلقی کے باوجود اصغر اچکزئی کو گرفتار کیا گیا سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرینگے، عبید اللہ عابد

اصغر اچکزئی نے ہمیشہ پشتون بلوچ اور محکوم اقوام کے قومی حقوق اور جمہوریت کی بحالی کیلئے آواز بلند کی، پریس کانفرنس

کوئٹہ (آن لائن) عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی ایڈیشنل جنرل سیکرٹری عبید اللہ عابد اور رکن صوبائی اسمبلی انجینئر زمرک خان اچکزئی نے صوبائی صدر اصغر خان اچکزئی کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر انہیں رہا نہ کیا گیا تو ہم عدالت کشی میں جائیں گے اور آئندہ کا لائحہ عمل طے کرکے احتجاج کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بدھ کو کوئٹہ پریس کلب میں ملک امان اللہ خان کاکڑ، رکن صوبائی اسمبلی سلمیٰ خان، جاوید کاکڑ سمیت دیگر کے ہمراہ پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ انہوں نے بتایا کہ متاثرہ فریق نے عدالت کے روبرو حلفیہ بیان اور ایف آئی آر میں نام شامل کرنے سے اظہار لاتعلقی کرنے کے باوجود پارٹی کے صوبائی صدر کی گرفتاری باعث تشویش .... بقیہ 51 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 51 صفحہ نمبر 7 پر

ہے۔ اور ان کے خلاف جھوٹے مقدمے میں نامزد اور گرفتار کرنا ایک سوچی سمجھی سازش ہے اس طرح کے اوچھے ہتھکنڈوں کے ذریعے عدم تشدد کے پیروکاروں کو مرعوب نہیں کیا جاسکتا۔ پارٹی رہنماؤں نے ہر دور میں سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے اور ایسے جھوٹے بے بنیاد مقدمات سے مرعوب نہیں ہوں گے اور نہ ہی محکوم اقوام کیلئے آواز بلند کرنے سے گریز کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اکابرین اور رہنماؤں نے ہمیشہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرکے اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور نہ ہی ان سے پیچھے ہٹے ہیں۔ اصغر خان اچکزئی نے ہمیشہ پشتون بلوچ اور محکوم اقوام کے قومی حقوق اور جمہوریت کی بحالی کیلئے آواز بلند کرکے پشتون علاقوں سے قبائلی تنازعات کے حل کے ذریعے امن کی بحالی میں اپنا کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ مختلف حیلے بہانوں اور سازشوں کے ذریعہ توانا مضبوط آواز کو خاموش کرنے کیلئے مختلف اوچھے ہتھکنڈے استعمال کیے جا رہے ہیں جن کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم باچا خان اور رہبر تحریک خان عبدالولی خان کے پیروکار ہیں جنہوں نے ایسی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے

INTEKHAB QUETTA

نیوٹیک کی کارکردگی غیر تسلی بخش، فنی تعلیم پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے، نیشنل پارٹی

جن اداروں کو نیوٹیک سے منسلک کیا گیا ان کی کارکردگی اور معیار کا جائزہ لینا ہوگا فنی تعلیم کے مسائل پر دوبارہ سینیٹ میں سوالات جمع کروائیں گے، جان محمد بلیدی

اسلام آباد/تربت (نمائندہ انتخاب) نیشنل پارٹی کے سینٹ میں پارلیمانی لیڈر سینیٹر جان محمد بلیدی نے سینٹ آف پاکستان کے اجلاس میں بلوچستان و ملک بھر میں نیوٹیک (NAVTTC) کے ساتھ منسلک رجسٹر سرکاری و نجی تکنیکی اداروں کی تعداد اور ان میں رجسٹر طلبا کی تعداد اور یہ کہ ان طلبا کو کتنے وظائف دیئے جارہے ہیں ان کی تفصیل دریافت کی، لیکن محکمہ ایجوکیشن نے پوری تفصیل فراہم نہیں کی تاہم انہوں نے بتایا کہ مجموعی طور پر ملک بھر میں نیوٹیک کے زیر اہتمام 1535 ادارے کام کر رہے ہیں جن میں 792 پنجاب، 93 جموں کشمیر، 116 اسلام آباد اور صرف 93 بلوچستان سے ہیں جبکہ ان 93 میں بقیہ نمبر 73 صفحہ 5 پر

بقیہ نمبر 73 صفحہ 5 پر

سے 47 صرف کوئٹہ میں ہیں جبکہ بلوچستان کے 41 میں سے 20 اضلاع میں سرے سے کوئی ٹیکنیکل ادارہ وجود ہی نہیں رکھتا ہے۔ اس پر سینیٹر جان محمد بلیدی نے سخت احتجاج ریکارڈ کراتے ہوئے سوال کو کمیٹی میں دینے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نیوٹیک بلوچستان میں ٹھیک طریقے سے کام نہیں کر رہا ہے وقت و حالات کا تقاضہ ہے کہ ٹیکنیکل تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے لیکن حکومت اور اس کے ادارے عوام کی ضرورت پورا کرنے میں بری طرح ناکام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیوٹیک اور محکمہ تعلیم سوالات کا ٹھیک انداز میں جواب بھی نہیں دے رہے ہیں اور وزیر تعلیم بھی پارلیمنٹ کو اہمیت نہیں دیتے ہیں اور نہ سوالات کے جوابات دینے کے لیے آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کے حوالے سے بلوچستان یکسر نظرانداز ہے اس پر اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے اور یہ بھی دیکھنا ہے جو اسکالرشپ دیئے گئے ہیں اور جن تعلیمی اداروں کو نیوٹیک سے منسلک کیا گیا ہے ان کے نتائج کس قدر درست ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے مسائل اہم ہیں ان پر دوبارہ سوالات جمع کیے جائیں گے اور اداروں کو بہتر کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. ۴

Dated: 22 OCT 2026

Page No. ۲۰

قلات، نامعلوم شخص کی گولی لگی لاش برآمد

مقتول کی شناخت نہ ہوسکی، لاش سول ہسپتال منتقل

قلات (پی این اے) قلات میں [illegible] ٹاپ کے قریب سڑک کے مشرقی جانب چھتروں کے درمیان ایک نامعلوم شخص کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ جسے فائرنگ کرکے قتل کیے جانے کا شبہ ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق قلات پولیس کو [illegible] ٹاپ ایریا کے مشرقی جانب چھتروں کے درمیان ایک شخص کی لاش ملی۔ لاش کو شناخت اور ضروری کارروائی کے لیے سول ہسپتال قلات منتقل کر دیا گیا ہے۔ پولیس نے عوام الناس سے اپیل کی ہے کہ اگر کسی کو متوفی کے بارے میں معلومات ہوں تو شناخت میں مدد کے لیے متعلقہ حکام سے رابطہ کریں۔

خضدار، چوروں نے متعدد گھروں کا صفایا کر دیا

چور نقدی، دیگر قیمتی سامان لوٹ کر رفوچکر ہو گئے

خضدار (بیورو رپورٹ) خضدار میں چوری کی وارداتوں میں خطرناک حد تک اضافہ رات گئے نامعلوم چوروں نے متعدد گھروں کا صفایا کر دیا۔ ذرائع کے مطابق چور موبائل فون، نقدی، بیٹریاں اور دیگر قیمتی سامان لوٹ کر فرار ہو گئے۔ واردات کے بعد پورے محلے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ متاثرین نے آہ و بکا کرتے ہوئے کہا کہ ہم اللہ کے آسرے پر رہ گئے ہیں، نہ ہماری عزت محفوظ ہے، نہ مال محفوظ ہے اور نہ ہی جان محفوظ ہے، جائیں تو کہاں جائیں۔ محلہ داروں کا کہنا تھا کہ چوروں نے ہمارا جینا حرام کر دیا ہے۔ چند روز قبل بجلی کی تاریں .... بقیہ 58 صفحہ نمبر 7 پر

چوری کر کے پورے محلے کو اندھیرے میں ڈبو دیا گیا اور اب گھروں میں گھس کر لوٹ مار شروع کر دی گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر پہلے ہی چوروں کے خلاف بروقت اور موثر کارروائی کی جاتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ اہل محلہ نے اعلیٰ حکام اور ضلعی انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ خدارا چوروں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تحفظ فراہم کیا جائے اور ہمارے نقصانات کا ازالہ کیا جائے۔ اہل محلہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر فوری نوٹس نہ لیا گیا تو مجبوراً احتجاج کریں گے۔

مغربی بائی پاس پر مشتعل افراد نے مشینری کو آگ لگا دی

فائر بریگیڈ نے آگ پر قابو پا لیا، ملزمان کیخلاف مقدمہ درج

کوئٹہ (بی رپورٹر) کوئٹہ کے علاقے مغربی بائی پاس پر مشتعل افراد نے مشینری کو آگ لگا دی فائر بریگیڈ کی ٹیموں نے بروقت آگ پر قابو پا کر مشینری بچا لی۔ پولیس کے مطابق گزشتہ روز مغربی بائی پاس پر جبل نور کے قریب مشتعل افراد نے فائرنگ کر کے مشینری کو آگ لگا دی جس کی اطلاع ملنے پر پولیس اور میٹروپولیٹن کارپوریشن، فائر بریگیڈ کی ٹیموں نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو لیا۔۔۔

خضدار پولیس کی کارروائیاں، منشیات اسمگلرز گرفتار

ملزمان کے قبضہ سے چرس اور مزدا ٹرک برآمد، مقدمہ درج

خضدار (بیورو رپورٹ) خضدار باغبانہ پولیس کی منشیات کے خلاف کامیاب کارروائیاں جاری، مزید دو بین الصوبائی منشیات اسمگلرز گرفتار تفصیلات کے مطابق ایس ایچ او باغبانہ ابراہیم شیخ و دیگر اہلکاروں نے خفیہ اطلاع پر باغبانہ ایریا میں کارروائی کرتے ہوئے بین الصوبائی منشیات اسمگلر رحیم بخش اور عبداللہ کو گرفتار کر کے ملزمان کے قبضہ سے 10,000 گرام کے قریب چرس اور منشیات اسمگلنگ میں استعمال ہونیوالا مزدا ٹرک برآمد کر کے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی منشیات ایک ناسور ہے اسکے خاتمے تک ایسی کارروائیاں جاری رہیں گے

جھل مگسی، مسلح افراد نے سرکاری ملازم کو اغوا کر لیا

چھتر میں سرکاری اہلکار کے گھر میں آگ لگا دی

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) نصیرآباد کے علاقے چھتر میں مسلح افراد نے ایک سرکاری اہلکار کے گھر میں آگ لگا دی جس سے گھر اور سامان جل گیا مسلح افراد فرار ہو گئے پولیس کے مطابق نصیرآباد کے علاقے چھتر گوٹھ [illegible] میں نامعلوم مسلح افراد نے ایک سرکاری اہلکار رحمت علی کے گھر میں نامعلوم مسلح افراد نے آگ لگا دی جس سے گھر و سامان جل کر راکھ ہو گیا واقعے کے بعد ملزمان فرار ہو گئے جبکہ پولیس موقع پر پہنچ کر تحقیقات شروع کر دی، دریں اثناء جھل مگسی .... بقیہ 46 صفحہ نمبر 7 پر

نامعلوم مسلح افراد نے ایک سرکاری ملازم کو اغوا کر لیا پولیس کے مطابق ضلع جھل مگسی کے علاقے پولیس تھانہ گنداواہ کی حدود میں نامعلوم مسلح افراد نے گن پوائنٹ پر سکول جاتے ہوئے سرکاری ملازم رشید احمد ولد محمد صدیق کو اغوا کر کے اپنے ساتھ لے گئے واقعے کی اطلاع پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور علاقے کی ناکہ بندی کر کے ملزمان کی تلاش شروع کر دی

خضدار، نامعلوم افراد کی فائرنگ، تاجر جاں بحق

خضدار (آن لائن) تحصیل وڈھ کے علاقے وہیر سے تعلق رکھنے والا تاجر نامعلوم افراد کی فائرنگ سے جاں بحق۔ تفصیلات کے مطابق وہیر میں قومی شاہراہ پر نامعلوم افراد کی فائرنگ سے وڈھ سٹی کے تاجر محمد فیاض جان بحق ہو گئے جنہیں شہداء چیک پوسٹ کے قریب فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا۔

خضدار: چالیس سے زائد مغوی مزدور بازیاب ہو گئے

بازیاب ہونیوالوں میں میر محمد عالم اور انکے بیٹے بھی شامل ہے

خضدار (این این آئی) خضدار کے علاقے سے گزشتہ دنوں لاپتہ ہونے والے 40 زائد مزدور بازیاب ہو کر واپس پہنچ گئے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں خضدار کے علاقے نال سے نال ڈیسار پہاڑ کے مالک میر محمد عالم، انکے بیٹے میر رسول بخش بزنجو سمیت 40 سے زائد مزدور .... بقیہ 4 صفحہ نمبر 7 پر

لاپتہ ہو گئے تھے جو بازیاب ہو کر واپس اپنے گھروں کو پہنچ گئے ہیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 5

Dated: 22 OCT 2026 Page No. 21

کوئٹہ: کلی شیخان سکول و ایلیمنٹری کالج کا ٹیوب ویل 6 ماہ سے خراب

ٹیوب ویل خراب ہونے کی وجہ سے اسکول میں زیر تعلیم 700 سے 800 بچوں اور اساتذہ کرام کو پینے اور باتھ روم کیلئے پانی دستیاب نہیں، رپورٹ

کوئٹہ (این این آئی) گورنمنٹ پرائمری اسکول کلی شیخان ایلیمنٹری کالج کا ٹیوب ویل گزشتہ 6 ماہ سے خراب ہونے کے باعث اسکول میں زیر تعلیم بچوں اور اساتذہ کرام کو شدید مشکلات کا سامنا جبکہ چندہ کرکے اسکول کیلئے پانی ٹینکر کے ذریعے منگوایا جارہا ہے۔ گورنمنٹ پرائمری اسکول کلی شیخان ایلیمنٹری کالج میں زیر تعلیم بچوں کے والدین اور اساتذہ کرام نے بتایا کہ گورنمنٹ پرائمری اسکول کلی شیخان ایلیمنٹری کالج میں نصب ٹیوب ویل گزشتہ 6 ماہ سے خراب پڑا ہے۔ جس کے بارے میں محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام کو بار بار آگاہ کرنے کے باوجود تا حال ٹیوب ویل ٹھیک نہیں کرایا جاسکا ہے ٹیوب ویل خراب ہونے کی وجہ سے اسکول میں زیر تعلیم 700 سے 800 بچوں اور اساتذہ کرام کو پینے اور باتھ روم کیلئے پانی دستیاب نہیں ہی جس سے انہیں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے بچوں کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اب روزانہ کی بنیاد پر چندہ کرکے دن میں ایک ٹینکر پانی منگوایا جارہا ہے۔ والدین نے کہا کہ حکومت کے تعلیمی اداروں میں سہولیات کے دعوے صرف اخبارات اور تشہیری مہم تک محدود ہوگئے ہیں عملی طور پر کچھ نظر نہیں آرہا ہے گورنمنٹ پرائمری اسکول کلی شیخان ایلیمنٹری کالج کا ٹیوب ویل گزشتہ چھ ماہ سے خراب پڑا ہے لیکن محکمہ تعلیم کے ارباب اختیار نے ابتک اسے ٹھیک کرانے کی زحمت تک نہیں کی ہے جس سے بچوں اور اساتذہ کرام کو شدید مشکلات درپیش آرہی ہیں۔ والدین نے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، وزیر تعلیم راحیلہ حمید درانی، چیف سیکرٹری بلوچستان اور سیکرٹری تعلیم سے اپیل کی کہ وہ گورنمنٹ پرائمری اسکول کلی شیخان ایلیمنٹری کالج کے خراب ٹیوب ویل کو فوری طور پر ٹھیک کرانے کے احکامات جاری کریں تاکہ بچوں اور اساتذہ کرام کو اسکول میں پانی دستیاب ہوسکے۔

سردی شروع ہوتے ہی کوئٹہ میں لوڈشیڈنگ بڑھ گئی، شہری شدید مشکلات کا شکار

کوئٹہ (یو این اے) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں موسم سرد ہوتے ہی بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ میں اضافے کی شکایات سامنے آنے لگی ہیں، متعدد علاقوں میں بجلی کی بندش کا دورانیہ روزانہ 8 سے 10 گھنٹے تک پہنچنے کا دعویٰ کیا جارہا ہے، جس کے باعث شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ شہریوں نے کیسکو حکام سے غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا فوری خاتمہ اور بجلی کی فراہمی کا شیڈول واضح کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق کوئٹہ شہر کے مختلف علاقوں میں کیسکو کی جانب سے مبینہ طور پر غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ شہریوں کے مطابق سردی کے آغاز کے ساتھ ہی بجلی کی بندش میں اضافہ ہوگیا ہے اور بعض علاقوں میں کئی کئی گھنٹوں تک بجلی غائب رہنے لگی ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ بجلی کی طویل بندش نے معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کردیا ہے، جبکہ سرد موسم میں بجلی کی عدم دستیابی کے باعث گھریلو صارفین خصوصاً بچوں، بزرگوں اور خواتین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ذرائع اور شہریوں کے مطابق ہدہ، منوجان روڈ، کلی اللہ آباد، سپنی روڈ، برودری روڈ، جوائنٹ روڈ، ریلوے ہاسنگ سوسائٹی ارباب کرم خان روڈ اور سریاب روڈ سمیت مختلف علاقوں میں بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا دورانیہ 8 سے 10 گھنٹے تک پہنچ گیا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ بعض علاقوں میں بجلی دن کے مختلف اوقات میں کئی مرتبہ بند کی جاتی ہے شہریوں نے کیسکو کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ کوئٹہ کے متاثرہ علاقوں میں بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا فوری نوٹس لیا جائے، 8 سے 10 گھنٹے تک جاری رہنے والی مبینہ طویل بندش کا سلسلہ ختم کیا جائے مرمت یا مینٹیننس کے باعث بجلی بند کرنا ناگزیر ہو تو اس کا پیشگی شیڈول جاری کیا جائے دوسری جانب کیسکو کی جانب سے مذکورہ علاقوں میں مبینہ 8 سے 10 گھنٹے کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ جاری ہیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 5 Dated: 22 OCT 2026 Page No. 22

سرکاری گندم کا ذخیرہ ختم، آٹے کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں

فلور ملز اپنے اخراجات میں کمی کرکے عوام کو ریلیف دینے کی کوشش کر رہی ہیں، قیمتوں کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا جا رہا ہے

بلوچستان کی 60 فیصد ملز بند ہو چکی ہیں، اقدامات نہ کیے تو 100 کلو آٹے کی بوری 20 ہزار میں فروخت ہوگی، ناصر آغا

کوئٹہ (اے این این) سابق چیئرمین پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن سید ناصر آغا نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان میں حکومت کے پاس گندم کے سرکاری ذخائر موجود نہیں، جس کے باعث صوبے کی فلور ملز اوپن مارکیٹ سے گندم خریدنے پر مجبور ہیں۔ مہنگی گندم، بجلی اور ایندھن کے بڑھتے ....

بقیہ 23 صفحہ نمبر 7 پر

اخراجات نے آٹے کی پیداواری لاگت میں نمایاں اضافہ کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کوئٹہ میں گندم کی 100 کلو بوری تقریباً 14 ہزار 500 روپے میں دستیاب ہے، جبکہ 100 کلو آٹے کی بوری تقریباً 16 ہزار روپے اور 50 کلو فائن آٹے کا تھیلا 8 ہزار روپے میں فروخت ہو رہا ہے۔ ان کے مطابق فلور ملز اپنے اخراجات میں کمی کرکے عوام کو ریلیف دینے کی کوشش کر رہی ہیں، تاہم موجودہ حالات میں قیمتوں کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ سید ناصر آغا نے دعویٰ کیا کہ بلوچستان کی تقریباً 60 فیصد فلور ملز بند ہو چکی ہیں، جبکہ باقی 40 فیصد ملز مختلف مشکلات کے باوجود آٹے کی فراہمی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حکومت نے فوری اقدامات نہ کیے تو 100 کلو آٹے کی بوری کی قیمت 20 ہزار روپے جبکہ 50 کلو تھیلے کی قیمت 10 ہزار روپے تک پہنچ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گندم کی ترسیل میں رکاوٹیں بھی بحران کو مزید سنگین بنا سکتی ہیں۔

INTEKHAB QUETTA

حب کی فلور ملز کو گندم کی عدم فراہمی، قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں

حب و لسبیلہ کے تاجروں نے کراچی سے آٹا منگوا کر ذخیرہ کرنا شروع کر دیا، نقل و حمل پر پابندی کے باعث آٹے کی ترسیل میں مشکلات، حکام سے نوٹس لینے کا مطالبہ

حب (نمائندہ انتخاب) ضلع حب اور لسبیلہ کے مقامی فلور ملز کو گندم کی عدم فراہمی آٹا بحران پیدا ہونے کا خدشہ، کراچی سے حب ترسیل ہونے والے آٹے کی قیمتوں کو پر لگ گیا، عوام مہنگے ریٹ پر آٹا خریدنے پر مجبور ہونے لگے جبکہ ذخیرہ اندوز منافع خور تاجروں کی چاندی لگ گئی۔ اس حوالے سے بتایا جاتا ہے کہ ضلع حب و لسبیلہ کے مقامی فلور ملز کو گندم کی عدم فراہمی کے باعث آٹے کا بحران پیدا ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا حب و لسبیلہ کے تاجروں نے کراچی سے آٹا منگوا کر مبینہ طور پر ذخیرہ کرنا شروع کر دیا اس حوالے سے ذرائع بتاتے ہیں کہ بلوچستان میں محکمہ خوراک کی جانب سے گندم کوٹہ ختم ہونے کے بعد ضلع

بقیہ نمبر 55 صفحہ 5 پر

حب و لسبیلہ کے مقامی فلور ملز کو بھی گندم کی فراہمی بند کر دی گئی ہے۔ جس کی

وجہ سے ضلع حب اور لسبیلہ کی بعض فلور ملز گندم کی عدم فراہمی کے باعث بند ہیں، حب اور لسبیلہ میں آٹے کا بحران شدت اختیار کر گیا عوام اپنی بنیادی ضرورت آٹے کے حصول کے لیے کراچی سے مہنگے داموں آٹا خریدنے پر مجبور ہیں ذرائع بتاتے ہیں کہ سندھ سے بلوچستان سمیت دوسرے صوبے میں آٹے کی غیر اعلانیہ نقل و حمل پر پابندی کے باعث آٹے کی ترسیل میں مشکلات پیدا ہو رہی ہیں جس سے آٹے کی قیمتوں میں مزید اضافے کا خدشہ ہے اور عام شہری پریشانی میں مبتلا ہونے لگے ہیں جبکہ دوسری جانب حب و لسبیلہ کے ذخیرہ اندوز منافع خور تاجروں نے بھی گندم بحران کا فائدہ اٹھا کر کراچی سے بڑی مقدار میں آٹا حب و لسبیلہ ترسیل کرنا شروع کر دیا ہے اور عوام کو مہنگے ریٹ پر آٹا فروخت کرنے لگے ہیں اس حوالے سے ضلع حب اور لسبیلہ کے عوام کا کہنا ہے کہ ایک جانب مقامی فلور ملز گندم کی عدم دستیابی کے باعث بند ہیں، تو دوسری جانب آٹے کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے غریب اور متوسط طبقے کے لیے دو وقت کی روٹی کا حصول مشکل بنا دیا ہے انہوں نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ضلع حب و لسبیلہ کی مقامی فلور ملز کو فوری طور پر گندم فراہم کی جائے، گندم کی ترسیل اور آٹے کی فراہمی کے لیے واضح اور موثر پالیسی اختیار کی جائے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 22 OCT 2026

Page No. 21

بلوچستان سمیت ملک بھر میں بدعنوانی اور کرپشن کا راج، بلوچستان محکمہ کھیل میں بھرتیوں پر سوال، محکموں سے کالی بھیڑوں کو نکالنے کی ضرورت

گزشتہ روز بلوچستان اسمبلی اجلاس کے دوران سرکاری ملازمتوں میں بدعنوانی کے الزامات، متنازعہ بھرتیوں کی تحقیقات کے مطالبات اور منتخب نمائندوں کے کردار پر تلخ جملوں کے تبادلے چھائے رہے۔ ارکانِ اسمبلی نے صوبائی محکموں میں میرٹ پر بھرتیوں اور احتساب کے معاملے پر ایک دوسرے پر الزامات عائد کیے۔ اسپیکر عبدالخالق اچکزئی کی زیر صدارت اجلاس ہوا۔ اجلاس کے دوران پارلیمانی سیکریٹری اسفندیار کاکڑ نے ضلع پشین میں محکمہ کھیل کی بھرتیوں پر تحفظات کا اظہار کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ضلع کی آسامیوں پر باہر کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس معاملے کی تحقیقات کی جائے تاکہ حق دار امیدواروں کو ان کا جائز حق مل سکے۔ جمعیت علمائے اسلام ف کے رکنِ اسمبلی اصغر خان ترین نے الزام عائد کیا کہ سرکاری محکموں میں بھرتیوں کی ذمہ داری بھرتی کمیٹیوں پر ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود منتخب نمائندوں کو بلاوجہ تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ صوبائی محکموں میں پیسے لے کر ملازمتیں فروخت کی جارہی ہیں جس کے باعث عوام میں بدعنوانی کے حوالے سے بڑے پیمانے پر شکایات پائی جاتی ہیں۔ مشیر برائے کھیل مینا مجید نے اس الزام کو مسترد کیا کہ محکمہ کھیل میں پیسوں کے عوض تقرریاں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے الزامات لگانے والوں کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ وہ ثبوت پیش کریں کہ کسی ڈویژن یا ضلع میں بھرتیاں میرٹ کے خلاف کی گئی ہیں۔ مینا مجید نے کہا کہ وہ ارکانِ اسمبلی کے کہنے پر تقرریاں نہیں کرسکتیں۔ انہوں نے کہا اگر کسی کے پاس بھرتیوں میں بے ضابطگیوں کے شواہد موجود ہیں تو وہ انہیں ایوان میں پیش کرے تاکہ مناسب کارروائی کی جاسکے۔ اسپیکر عبدالخالق اچکزئی نے کہا کہ محکمہ کھیل میں بھرتیوں کا معاملہ وزیراعلیٰ کے نوٹس میں لایا جائے گا اور وزیراعلیٰ اس حوالے سے ایوان کو جواب دیں گے۔ صوبائی وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقی ظہور احمد بلیدی نے بھی ارکانِ اسمبلی کی جانب سے لگائے گئے بے ضابطگیوں کے الزامات کو مسترد کردیا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ تقرریاں محکمہ تعلیم میں کی گئیں ہیں اور تعلیم و صحت کے شعبوں میں بھرتیوں سے متعلق کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ ظہور احمد بلیدی نے کہا کہ گوادر میں بھرتیوں سے متعلق شکایات سامنے آنے کے بعد وزیراعلیٰ نے بھرتی کمیٹی کے تمام ارکان کو تبدیل کردیا تھا جن میں ڈپٹی کمشنر بھی شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ 6 محکموں کی نگرانی کررہے ہیں اور اگر کوئی یہ ثابت کردے کہ ملازمتوں پر تقرری کے بدلے پیسے لیے گئے ہیں تو وہ اپنی وزارت سے استعفیٰ دیں گے۔ اپوزیشن لیڈر یونس عزیز زہری نے حکومتی ارکان کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ اسمبلی کے اجلاس میں بار بار اپنی شکایات اور تحفظات کا ذکر کررہے ہیں۔ ان کے مطابق اس بحث کو تقریباً ایک گھنٹہ گزر چکا تھا جس کے باعث اپوزیشن اور دیگر ارکانِ اسمبلی کو اپنی بات کرنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ یونس عزیز زہری نے حکومتی ارکان پر زور دیا کہ وہ اپنے تحفظات بار بار ایوان میں اٹھانے کے بجائے وزیراعلیٰ، کابینہ اور متعلقہ وزرا کے ذریعے ان مسائل کو حل کریں۔ انہوں نے یہ موقف بھی اختیار کیا کہ اسمبلی کے کسی بھی منتخب رکن کو بھرتیوں میں کوٹے کا حق حاصل نہیں ہے۔ ڈپٹی اسپیکر غزالہ گولا نے خواتین ارکانِ اسمبلی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ وہ بھی دیگر ارکان کی طرح انتخابی عمل کے ذریعے منتخب ہوکر آئی ہیں اس لیے ان کے بارے میں ایسے ریمارکس نہیں دیے جانے چاہئیں جن سے ان کی دل آزاری ہو۔ اس کے جواب میں پارلیمانی سیکریٹری اسفندیار کاکڑ نے کہا کہ منتخب ارکان خواتین ارکانِ اسمبلی سے سوال کرسکتے ہیں جنہیں انہوں نے غیر منتخب قرار دیا۔ اسپیکر اچکزئی نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی بلوچستان میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ساتھ اتحادی جماعت کے طور پر حکومت کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس نوعیت کے بیانات وزیراعلیٰ پر عدم اعتماد کے اظہار کے مترادف ہیں۔ بہرحال بلوچستان میں بدعنوانی اور میرٹ کے خلاف بھرتیوں کا معاملہ دیرینہ ہے یہ سو فیصد کہا بھی نہیں جاسکتا کہ میرٹ پر ہی سب کو ملازمتیں ملتی ہیں یہ صرف بلوچستان نہیں بلکہ پورے ملک کی یہی صورتحال ہے۔ نظام میں خامیاں موجود ہیں محکموں کے اندر ایسے لوگ موجود ہیں جو ملازمتیں فروخت کرتے ہیں، من پسند افراد کو نوازا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے محکمے تباہ ہوکر رہ گئے ہیں، کرپشن اور بدعنوانی کی وجہ سے محکمے نتائج نہیں دے رہے، جب محکموں کی کارکردگی خراب ہوگی تو اس کا اثر گورننس پر پڑے گا گورننس کی بہتری کیلئے شفاف طریقے سے پورے نظام کو چلانا ضروری ہے۔ کرپشن کا خاتمہ سب کی ذمہ داری ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں کرپشن رواج پاچکا ہے، اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی باتیں تو کی جاتی ہیں مگر سو فیصد عمل نہیں ہوتا۔ اس کڑوے سچ کو تسلیم کرلینا چاہئے کہ ہر محکمے کے اندر کرپشن اور بدعنوانی، میرٹ کی پامالی کسی نہ کسی حد تک ہوتی ہے۔ اگر سبھی محکمے سو فیصد نتائج دے رہے ہوتے تو گورننس خود اس کی مثال ہوتا۔ بلوچستان سمیت تمام صوبوں میں گورننس کی صورتحال کچھ خاص بہتر نہیں اس کے لیے سنجیدہ کوششوں اور اصلاحات کی ضرورت ہے۔ محکموں سے کالی بھیڑوں کو نکالنے کے لئے وزراء، مشیروں، سیکریٹریز کو احسن طریقے سے اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہوں گی، اس سے صوبے میں گورننس بہتر ہوگی جس کے مثبت نتائج برآمد ہونگے اور محکموں پر بدعنوانی اور کرپشن کے سوالات بھی نہیں اٹھیں گے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MEEZAN QUETTA 22 OCT 2026

Bullet No. 6 Page No. 22

بلوچستان میں بھنگ کی کاشت کے خاتمے کے لیے انسداد بھنگ مہم کا شیڈول!

بلوچستان میں بھنگ کی کاشت کے خاتمے کے لیے انسداد بھنگ مہم 2026ء کا شیڈول جاری کر دیا گیا جس کے تحت ضلع قلعہ عبداللہ، دوبندی اور گلستان سمیت مختلف علاقوں میں مرحلہ وار کاروائیاں کی جائیں گی۔ محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن وانسداد منشیات بلوچستان اس مہم میں متعلقہ اداروں کے ساتھ ملکر انسداد منشیات کی کوششوں میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ محکمہ ایکسائز کے افسران نے کہا ہے کہ دوبندی کے مختلف علاقوں میں 15 سے 22 اکتوبر جبکہ گلستان اور قلعہ عبداللہ میں 21 سے یکم نومبر 2026ء تک انسداد بھنگ مہم جاری رہے گی مہم کے دوران بھنگ کی کاشت کے خاتمے کے لیے متعلقہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے تعاون سے کاروائیاں کی جائیں گی اور اس سلسلے میں چمن سکاؤٹس، مسلم باغ سکاؤٹس اور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قلعہ عبداللہ سے نفری کی تعیناتی اور تعاون کی درخواست کی گئی ہے۔ محکمہ ایکسائز کے افسران نے کہا کہ منشیات کی کاشت اور پھیلاؤ کی روک تھام کے لیے مربوط اقدامات اور اداروں کے درمیان موثر رابطہ کاری ناگزیر ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان میں بھنگ کی کاشت کے خاتمے کیلئے انسداد بھنگ مہم کا آغاز اور جاری کردہ مذکورہ شیڈول بلاشبہ قابل تعریف اقدام ہے کیونکہ بھنگ جیسے نشے نے نوجوانوں کا مستقبل تاریک کر کے رکھ دیا ہے۔ اس کی کاشت مذکورہ علاقوں میں ایک عرصے سے جاری ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کی روک تھام کے لیے اقدامات نہیں کئے گئے۔ بھنگ صرف ایک نشے کا نام نہیں ہے اس سے ہیروئن اور چرس بھی بنتی ہے جو کہ زہریلے نشے ہیں۔ ہیروئن تو ایسا خطرناک نشہ ہے جس سے انسان کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اب تک جتنے لوگ بھی ہیروئن کے نشے کے عادی ہوئے ہیں وہ اس سے علاج کروانے کے باوجود جان نہیں چھڑا پائے اور جاں بحق ہوئے ہیں۔ اس کا نشہ کرنے والوں میں نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد اور اس میں خواتین بھی شامل ہیں۔ بلوچستان میں بھنگ کی کاشت کے خاتمے کے لیے انسداد بھنگ مہم 2026ء کا مذکورہ علاقوں میں شروع کئے گئے آپریشن میں مزید تیزی لانی چاہیئے۔ چونکہ یہ اقدام ایک عرصے کے بعد اٹھایا گیا ہے جو بڑا اچھا ہے کیونکہ نشے سے نوجوانوں کی زندگیاں داؤ پر لگی ہوئی ہیں۔ حکومت اور متعلقہ اداروں کو نہ صرف بھنگ کی کاشت کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کرنے چاہئیں بلکہ منشیات کے سرعام فروخت ہونے اور اس کو استعمال کرنے والے مقامات پر سخت کاروائی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس وقت صوبائی دارالحکومت کوئٹہ جو بڑی اہمیت کا حامل شہر میں بھی منشیات اور دیگر نشہ آور اشیاء سرعام فروخت ہو رہی ہیں اور یہ مخصوص مقامات پر ہو رہا ہے۔ اب تو شہر کی مصروف شاہراہوں اور گلی کوچوں میں بھی خصوصاً ہیروئن کے عادی افراد دندناتے پھر رہے ہیں وہ ٹولیوں کی شکل میں ان شاہراہوں پر بیٹھ کر نشہ کرتے ہیں۔ اس دوران وہ چوریاں بھی کرتے ہیں کیونکہ ان کو نشہ خریدنے کے لیے پیسے چاہیئے ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ انتظامیہ کے سامنے ہو رہا ہے جو کہ ان کی کارکردگی پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ ہمارے ہاں اکثر یہ ہوتا آرہا ہے کہ منشیات فروشوں اور نشے کے عادی افراد جن کا بڑا ٹھکانہ مین نالہ ہے میں گاہے بگاہے آپریشن کیا جاتا ہے جس میں کچھ گرفتاریاں بھی ہوتی ہیں اور نالے پر سیکیورٹی اہلکار بھی تعینات ہوتے ہیں لیکن پھر چند دنوں کے بعد نالہ دوبارہ آباد ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ نئے سرے سے شروع ہو جاتا ہے۔ اگر انتظامیہ اور متعلقہ ادارے اس لعنت کا مکمل کا تمہ کرنا چاہتے ہیں تو اس سلسلے میں ان کو سخت اقدامات کرنے پڑیں گے جو کہ انتہائی ناگزیر ہیں۔